اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

غلام احمد قادیانی

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۔ ششماہی للعہ ۔ سہ ماہی عا

جماعت احمدیہ کا مسلم آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۱۹ — جلد ۱۲

مورخہ ۳۰ر اپریل سنہ ۱۹۲۵ء — پنجشنبہ یوم — مطابق ۶ر شوال سنہ ۱۳۴۳ھ

مدینۃ المسیح

رمضان المبارک میں قرآن کریم کا جو درس جناب حافظ روشن علی صاحب دیتے رہے۔ وہ ۲۲ر اپریل کو خدا کے فضل و کرم کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ جس سے دارالامان کے بہت سے مرد عورتیں اور بچے مستفیض ہوئے۔ جناب حافظ صاحب نے حسب معمول قرآن کریم کی آخری تین سورتیں اس لئے باقی رہنے دیں۔ کہ خود حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ان کا درس دیں۔ اور پھر وہ خاص دعا فرمائیں۔ (جو خاتمہ درس پر حضور فرمایا کرتے ہیں)۔ ۲۴ر اپریل جمعہ کا دن تھا۔ اس لئے حضور نے یہ پسند فرمایا۔ کہ جمعہ کی نماز کے بعد ان سورتوں کا درس دیا جائے۔ اور اس کے بعد دعا کی جائے۔ تاکہ مضافات کے اصحاب جو نماز جمعہ کے لئے آتے ہیں۔ وہ بھی شریک ہو سکیں۔ چنانچہ جمعہ کے دن اول حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور پھر نماز کے بعد ممبر پر کھڑے ہو کر درس دیا۔ اگرچہ حضور کی طبیعت علیل اور بہت کمزور تھی۔ تاہم حضور نے طویل تقریر فرمائی۔ اگر طبیعت اچھی ہوتی۔ تو حضور کا ارادہ اس سے بھی زیادہ مفصل تقریر فرمانے کا تھا۔ اس کے بعد قبلہ رو ہو کر حضور نے تمام مجمع سمیت دعا شروع کی۔ جو بہت دیر تک جاری رہی ؛

۲۴ر تاریخ چونکہ مطلع پر گرد و غبار چھایا ہوا تھا اس لئے صفائی کے ساتھ چاند نہ دیکھا جا سکا۔ اور عشاء کی نماز تک اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہ ہوا۔ لیکن بعد میں رویت کے متعلق بعض شہادتیں بہم پہنچ گئیں جن کی بنا پر صبح کو عید منانے کا فیصلہ کیا گیا۔ چونکہ بہت رات گئے یہ فیصلہ ہوا۔ اس لئے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے منارۃ المسیح پر اعلان کیا گیا۔ اور بیرونی محلوں میں آدمیوں کے ذریعہ منادی کرائی گئی۔ چونکہ تیز ہوا جو رات سے چل رہی تھی۔ صبح کو بہت زیادہ تیز ہو گئی جس کے ساتھ بہت سی گرد و غبار بھی اڑتی تھی۔ اس لئے قصبہ سے باہر نماز عید پڑھنے کا انتظام نہ کیا جا سکا۔ اور نماز مسجد اقصیٰ میں ادا کی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز عید پڑھانے کے بعد نہایت ہی موثر خطبہ ارشاد فرمایا اس کے بعد دعا کی گئی۔ اور مجمع نے حضور سے مصافحے کئے مسجد اقصیٰ باوجود اس وسعت اور فراخی کے جو اسے حاصل ہے اس مجمع کے لئے ناکافی ثابت ہوئی۔ بہت سی مستورات کو جگہ نہ ہونے کی وجہ سے واپس آجانا پڑا۔ اور مردوں نے ارد گرد کے مکانات کی چھتوں پر نماز ادا کی۔

۲۶ر اپریل کی رات کو جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے میجک لینٹرن کے ذریعہ مفید اور دلچسپ تبلیغی لیکچر دیا۔ جس میں بعض آریہ صاحبان اور غیر احمدی بھی شریک ہوئے جناب مولوی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر انگلستان اور افریقہ میں تبلیغ احمدیت کے مختلف نظارے دکھلائے۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بہو صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالسلام صاحب بعارضہ ہیضہ بیمار ہو گئی تھیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے آرام ہو گیا ہے ابھی تک سخت کمزوری باقی ہے۔ احباب دعائے صحت فرما دیں ؛

اطلاع

بوجہ تعطیل عید الفطر ۲۷ر اپریل کا اخبار شائع نہیں ہوا۔ اور یہ پرچہ ۱۲ صفحے کا شائع کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع رہیں ؛

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی پکار خدا تعالیٰ کے حضور

مبلغین اور احمدیہ مشن لنڈن کے متعلق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت شریف جناب ایڈیٹر صاحب الفضل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے وینس (اٹلی) میں جہاز پر سوار ہونے سے چند گھنٹہ پہلے جو ہدایات میری کاپی پر دست مبارک سے تحریر فرمائی تھیں۔ ان کے شروع میں حضور نے ایک دعا لکھی تھی۔ جس میں حضور کی اصل ہدایات درج ہیں۔ اس کی ایک نقل ارسال خدمت ہے۔ الفضل میں شائع فرما دیجئے۔ تا تمام جماعت کی دعائیں بھی اس کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ والسلام

خاکسار :- عبد الرحیم درد از لنڈن

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

اے خدا جس نے اپنے فضل سے اسلام کو انسان کی ہدایت کے لئے نازل کیا۔ اور پھر جب لوگوں نے اسلام سے منہ پھیر لیا۔ اور اس کی ہدایات کو بھلا دیا۔ تو پھر ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے اور ان کو نور بخشنے کے لئے مسیح موعودؑ کو نازل فرمایا۔ میں تیری زبردست طاقتوں اور تیرے بے انتہا رحم سے مدد مانگتے ہوئے تجھ سے عاجزانہ اور بے تحاشا طور پر عرض کرتا ہوں۔ اور التجا کرتا ہوں کہ میری ان ہدایات میں برکت ڈال۔ اور انگلستان کے مشن احمدیہ میں بعد اس کے کہ وہ ایک مردہ کی طرح تھا۔ زندگی کی روح ڈال۔ اور اس کے کارکنوں کو اپنے فرائض کی ادائگی کی توفیق بخش اور ان کی سمجھ کو تیز فرما۔ حتیٰ کہ وہ تیری مرضی کو سمجھیں۔ اور اس کے مطابق عمل کریں۔ ان کو محنت۔ شوق اور عقل سے کام کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور ان کی محنت کو قبول فرما۔ خواہ وہ کتنی ہی حقیر کیوں نہ ہو۔ اور اس کے نیک ثمرات پیدا کر۔ جو سب ملک بلکہ گرد اگرد کے ملکوں کو بھی تیری برکتوں سے بھر دیں۔

اے میرے رب ایسا کر کہ ان کا عمل اور ان کا قول اور ان کا فکر اور خیال بھی تیری مرضی اور تیرے منشار کے خلاف نہ ہو بلکہ ان کا عمل اور ان کا خیال اور ان کا قول تیرے ارادے اور تیرے حکم کے مطابق ہو۔ وہ اسلام کو سمجھیں۔ اور اس کے مطابق عمل کریں۔ اور اس کے مطابق لوگوں کو تعلیم دیں اور لوگوں کے خوف سے اسلام کے کسی حکم کو نہ چھپائیں۔ نہ اس کے کسی حکم کی شکل کو بدلیں۔ لیکن یہ بھی نہ ہو کہ وہ لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب ہوں۔ اور ان کو ایسی سختی میں ڈالیں۔ جو ان کی برداشت سے بڑھکر ہو۔ اور بے ضرورت ہو۔ اور تیری خوبصورت ہدایات کو جو انسانی دلچسپی کو اپنی طرف کھینچ لینے والی ہیں۔ ایسی صورت میں پیش کریں کہ وہ لوگوں کو بُری نظر آویں۔ اور ان کے دلوں میں داخل نہ ہوں بلکہ نفرت پیدا کریں ٭

اے خدا تو ان کو ایسے مخلصین کی جماعت عطا فرما جو ان کے کاموں میں ان کی مددگار ہو۔ اور ان کا ہاتھ بٹانے والی ہو۔ اور دین کے لئے ہر قسم کی قربانیوں کے لئے مستعد ہو۔ اور تیرے احکام کی تعمیل اور ان کی اشاعت میں دلی خوشی محسوس کرتی ہو۔ اور تو اس جماعت کو اسلام کی اشاعت کے کام میں ہمارے مبلغوں کے لئے دایاں بازو بنا۔ اور ان کی کوششوں میں برکت دے۔ اور ان کے حق میں بھی وہ دعائیں سُن۔ جو میں نے مبلغوں کے حق میں کی ہیں ٭

اے خدا۔ تو اس مسجد کو جس کا سنگ بنیاد میں نے لنڈن میں رکھا ہے۔ بابرکت کر۔ اور اس کو جلد مکمل کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرما۔ اور اس کی عمارت کے اپنے فضل سے سامان پیدا کر۔ وہ اعلیٰ درجہ کی برکات کی جگہ ہو۔ اور لوگوں کو اس سے سچی نیکی اور سچی طمانیت حاصل ہو۔ جس میں کوئی شائبہ بدی یا بے اطمینانی کا نہ ہو۔

اے میرے رب! ہمارے مبلغوں کے متعلق لوگوں کے دل میں محبت اور اخلاص پیدا کر۔ اور ان سے تعاون کی خواہش پیدا کر۔ اور ہمارے مبلغوں کے دلوں میں ان لوگوں کے متعلق جن میں وہ کام کرتے ہیں۔ محبت پیدا کر اور اخلاص پیدا کر۔ ان کو ہر قسم کے الزامات سے پاک رکھ۔ اور ان کی عزت کو محفوظ رکھ۔

اے میرے خدا! مبلغوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی نسبت بھی محبت کے جذبات پیدا کر۔ اور جن کی فرمانبرداری ضروری ہے۔ ان کی فرمانبرداری کی ان کو توفیق دے۔ اور جن کے احساسات کا خیال رکھنا مناسب ہے۔ ان کے احساسات کا خیال رکھنے اور محبت اور نرمی کا سلوک کرنے کی ان کو توفیق عطا فرما۔ اے میرے رب! وہ اندر اور باہر سے ایک ہوں اور محبت اور پیار اور یگانگت اور اتفاق مجسم ہوں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر ٭

اے میرے رب! میں پھر تیرے رحم اور تیرے فضل اور تیری قدرتوں کے واسطہ سے مدد مانگتے ہوئے تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ میرے اس سفر کو بابرکت بنا۔ اور اب ان ممالک میں نور اور ہدایت پھیلنے کے راستے کھول دے۔ اور اسلام کی اشاعت کے سامان اپنے پاس سے ہی کر دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

اے خدا! میں تجھ سے یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ مجھے اور میرے بعد آنیوالے خلفاء کو احمدی مبلغوں کے کام کی نگرانی اور ان کو صحیح ہدایات دینے کی بے نفس توفیق عطا فرما۔ اور اے خدا تو احمدی مبلغوں کے قلب کے اطمینان کے سامان پیدا کر۔ وہ اپنے عزیزوں اور اپنے دوستوں اور اپنے پیاروں کی حالت سے مطمئن رہیں۔ اور ان کی اولادوں اور ان کی بیویوں اور ان کے دوسرے رشتہ داروں کا تو آپ ہی متکفل ہو۔ اور آپ ہی ان کا مربی ہو۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اللھم آمین! اللھم آمین!! اللھم آمین!!!

اخبار احمدیہ

اعلان ایک صاحب میاں محمد دین احمدی قوم جٹ ساکن ضلع گوجرانوالہ جو مانگٹ یا اسکے ارد گرد متصلہ دیہات کے رہنے والے تھے۔ اور قادیان میں تین چار سال سے آئے ہوئے تھے۔ لنگر خانہ قادیان میں ملازم تھے۔ فوت ہو گئے ہیں۔ ان کا کچھ سامان افسر صاحب لنگر خانہ نے ورثار کو پہنچانے کے لئے دفتر امور عامہ میں بھیجا ہے۔ لہذا بذریعہ اس اعلان کے مطلع کیا جاتا ہے کہ مرحوم کا جو کوئی وارث ہو۔ وہ اپنے نام و پتہ سے مجھے اطلاع دیں۔ ذوالفقار علی خان - ناظر امور عامہ قادیان

اعلان نکاح گذشتہ جمعہ ۲۴ اپریل ۱۹۲۵ء بعد از نماز جمعہ سید عبد الرزاق شاہ صاحب پسر ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب کے نکاح کا اعلان بی بی حنیفہ کیتھلین بنت مسٹر اڈ براؤن گورڈن کے ساتھ مبلغ پانچ سو روپیہ حق مہر پر مسجد اقصیٰ میں ایک بڑی جماعت کے سامنے حافظ روشن علی صاحب نے ایک مختصر خطبہ کے بعد کیا۔ لڑکی کی طرف سے اسکی اور اسکی والدہ کی منظوری کے ساتھ مفتی محمد صادق صاحب نے ایجاب قبول کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو جانبین کے واسطے موجب برکات کرے۔

ولادت خاکسار کے گھر ۲۶ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

الفضل

قادیان دارالامان ۔۔ ۳۰ راپریل ۱۹۲۵ء

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیحیت

اِس سے بڑھکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکبازی اور تقویٰ و طہارت کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ وہ قومیں جو انتہائے عداوت و دشمنی میں سالہا سال بلکہ صدیوں سے آپ کی ذات بابرکات پر بے بنیاد الزام لگا رہی تھیں۔ اور آپؐ کے متعلق سوائے سب و شتم کے ان کے منہ سے کچھ نہ نکلتا تھا۔ نکتہ چینی اور عیب جوئی ان کا شیوہ تھا اسلام اور بانیٔ اسلام پر غلط بہتان لگانا اور آپ کے محاسن پر پردہ ڈالنا ان کا کام تھا۔ اب اپنے بے بنیاد اعتراضات اور غلط الزامات کا مسکت اور معقول جواب پاکر اور آپؐ کی عظمت اور شان کو دیکھ کر یہ کہنے لگی ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے مذہب کے پیرو تھے۔ چنانچہ ایک طرف آریہ یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا ہم مذہب قرار دیں۔ وہاں عیسائیوں نے بھی یہ کوشش شروع کر دی ہے کہ وہ آپؐ کو نعوذ باللہ عیسائی ثابت کریں۔ آریہ اور عیسائی اپنے اس مدعا میں کامیاب ہوں یا نہ ہوں۔ اور کامیاب ہو بھی کس طرح سکتے ہیں۔ جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اور آپ کے منہ سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ ان دونوں مذاہب کی تردید کر رہا ہے۔ لیکن باوجود اسکے ان لوگوں کا آپؐ کو اپنے اپنے مذہب کا پیرو قرار دینا ظاہر کرتا ہے۔ کہ انہیں آپؐ کی ذات والاصفات میں بہت بڑی خوبیاں نظر آئی ہیں۔ اور اتنی بڑی خوبیاں نظر آئی ہیں کہ ان کے مقابلہ میں وہ اس امر کو بھول کر کہ اس عظیم الشان ہستی نے ان کے مذاہب پر کیسی کیسی کاری اور مہلک ضربات لگائی ہیں۔ اسے اپنا ہم مذہب کہنے لگ گئے ہیں۔ ہمیں اس پر نہ صرف کسی قسم کا رنج نہیں بلکہ خوشی ہے کیونکہ یہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکبازی اور صداقت کے اعتراف کا ایک ثبوت ہے اور اسلام کی فتح کی دلیل۔ اس وقت ہمارے پیش نظر عیسائی اخبار نور افشاں (۱۳ رمارچ) کا پرچہ ہے۔ جس میں وہ ہمارے مسلم بزرگ گرجاؤں سے کیوں الگ ہوئے" کے عنوان سے ایک مضمون لکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پراٹسٹنٹ مسیحی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہو قطع نظر اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیسائی تھے یا نہ تھے۔ اسلام کی یہ کوئی معمولی فتح نہیں ہے کہ وہ قوم جو آپؐ پر گندے سے گندے اور ناپاک سے ناپاک الزام لگاتی رہی۔ آج ڈ بھی آپؐ کے محاسن اور آپ کی خوبیوں کی قائل ہو کر اس کوشش میں ہے کہ آپؐ کو اپنا ہم مذہب قرار دے۔

اخبار "نور افشاں" نے اس عجیب و غریب دعویٰ کی بنیاد جس امر پر رکھی ہے۔ وہ بھی نہایت عجیب ہے احادیث کی ان روایات کو بیان کرنے کے بعد جن میں یہ ذکر آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کے ان گرجوں کے متعلق اپنی ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ جن میں بُت رکھے ہوتے تھے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد کہ نصرانیو ہم تمہارے گرجوں میں اس لئے نہیں جاتے کہ وہاں مورتیں اور تصویریں ہیں۔ لکھتا ہے:۔

"تحقیق الاسلام میں حضرت محمدؐ کے مسیحی رسول ہونے کا اعلان مسیحی دنیا اور روایتی اسلام ماننے والی مسلم دنیا کے لئے لاریب حیرت و تعجب خیز اعلان تھا پر منقولہ بالا روایات اس تعجب کو اور بھی بڑھانیوالی ہیں۔ وہ زبان حال سے پکار رہی ہیں کہ ریفرمیشن کو مسیحی دنیا لوتھر اور ذونگل وغیرہ صاحبان سے منسوب کرکے آج تک فخر کرتی آئی ہے۔ اس ریفرمیشن کی بنیاد عرب کے فرزند اعظم حضرت محمدؐ نے ان سے صدیوں پیشتر ڈالی تھی۔ آپ مسیحی ہو کر اپنے زمانہ کی مسیحی دنیا پر صرف عبادت خانوں کو قبروں پر بنانے اور ان میں مورتیں رکھنے پر معترض ہوئے تھے۔ عبادت خانوں کی مورتوں اور تصویروں کی وجہ سے آپ نے اپنے زمانے کے مسیحی گرجے ترک کرکے وہ عبادت خانے عبادت کے لئے تعمیر کروائے تھے۔ جو فی زمانہ مساجد کے نام سے مشہور چلے آتے ہیں۔ اور چوبیس گھنٹے عبادت کے لئے کھلے رہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے تمام زمین کو مسجد قرار دیکر گرجاؤں اور مسجدوں کی وہی حقیقت ظاہر فرما دی تھی۔ جو آپ کے عزیز اور پیارے خداوند نے سامری عورت سے گفتگو کرتے ہوئے ظاہر کی تھی حضرت محمدؐ اور آپ کے صحابہ کی مسیحیوں سے جدائی کا اگر کوئی معقول سبب اسلامی روایات میں مذکور ہوا ہے تو مسیحی گرجوں کی مورتیں اور تصویریں تھا باقی ان کے مسیحی عقائد وہی تھے۔ جن کا ذکر تحقیق الاسلام میں ہو چکا ہے۔ ان حالات پر سنجیدگی سے غور کرکے ہر ایک سمجھدار مسیحی اور مسلم آسانی سے یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ اگر حضرت محمدؐ اور آپ کے وفادار صحابہ ہمارے زمانہ میں ہوتے۔ تو آپ سب مسیحیوں کے ان عبادت خانوں میں خوشی سے عبادتیں کرتے۔ جو مورتوں اور تصویروں سے خالی ہیں۔ لیکن افسوس کا مقام یہ ہے کہ ہمارے مسلم بھائیوں نے مساجد کو مسیحیوں پر ناحق بند کر رکھا ہے۔ اور خود مسیحیوں کے ان عبادت خانوں سے بیزار ہیں۔ جو مورتوں اور تصویروں اور قبروں سے پاک ہیں۔ کیا پراٹسٹنٹ مسیحی اور قرآن و اسلام محمدی کے مسلم باہم ملکر گرجوں اور مسجدوں میں پھر خدا کی عبادت کا سلسلہ جاری نہ کرینگے مسیحیوں اور مسلموں کا یہ باہمی تخالف کب دور ہوگا۔ جو محض غلط فہمیوں نے پیدا کر رکھا ہے"

اِن سطور کو پڑھکر کون شخص ہوگا۔ جو "نور افشاں" کے دعویٰ اور اس کے ثبوت پر عش عش نہ کر اُٹھیگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرۃ یہ ارشاد فرمانے سے کہ عیسائیوں میں جب کوئی اچھا آدمی مرتا۔ تو اس کی قبر مسجد بنا لیتے۔ اور اس میں مورتیں رکھتے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ آپ مسیحی تھے۔ اور پھر بڑی جرأت سے یہ کہدیا گیا ہے:۔

"آپ مسیحی ہو کر اپنے زمانہ کی مسیحی دنیا پر صرف عبادت خانوں کو قبروں پر بنانے اور ان میں مورتیں رکھنے پر معترض ہوئے تھے"

ان الفاظ میں "صرف" کا لفظ خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ ہمارا خیال ہے۔ کوئی بھی شخص جسے اسلام کے متعلق معمولی سی آگاہی ہوگی۔ اس "صرف" کا مطلب نہیں سمجھ سکیگا۔ کیونکہ اگر حضرت مسیح کو خدا کا بندہ اور اس کا رسول سمجھنا۔ اگر ان کو خدا یا خدا کا بیٹا قرار دینے والوں کو کافر قرار دینا اگر تثلیث کے قائلین کو کافر اور معذب قوم سمجھنا۔ اگر سبت کی بجائے جمعہ کا دن منانا۔ اگر حضرت موسیٰؑ اور حضرت مسیحؑ سے اپنے آپ کو افضل رسول قرار دینا۔ اگر اپنی الہامی کتاب قرآن کریم کو دیگر الہامی کتابوں کے مقابلہ میں اکمل اور اتم یقین کرنا مسیحیت ہے تو پھر مسیحی صاحبان کو حق ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیحی قرار دیں۔ لیکن اگر یہ باتیں مسیحیت کے قطعاً خلاف ہیں اور یقیناً ہیں۔ تو وہ ذات اقدس جس نے ان کی تلقین فرمائی اسے کیونکر مسیحی کہا جا سکتا ہے۔

کیا "تحقیق الاسلام" کے نام سے کتاب شائع کرنے والے عیسائیوں کو اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ قرآن کریم میں یہ آیت موجود ہے۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللّٰہ ثالث ثلٰثۃ ۔ ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے [illegible]

ماتحت خدا کو تین میں سے ایک قرار دیا۔ پھر کیا یہ آیت ان کی نظر سے نہیں گذری۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم۔ ان لوگوں نے کفر کیا جنھوں نے مسیح ابن مریم کو خدا قرار دیا۔ پھر آتا ہے:۔ وقالت الیہود عزیر ن ابن اللہ وقالت النصاری المسیح ابن اللہ ذالک قولھم بافواھھم یضاھؤن۔ قول الذین کفروا من قبل قاتلھم اللہ انی یؤفکون۔ کہ یہود عزیر کو ابن اللہ کہتے ہیں۔ اور عیسائی مسیح کو ابن اللہ قرار دیتے ہیں۔ یہ ان کے منہ کی باتیں اور کفر کے کلمات ہیں۔

پھر آتا ہے۔ قالوا اتخذ الرحمن ولدا لقد جئتم شیئا ادا۔ تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمن ولدا وما ینبغی للرحمن ولدا۔ کہ عیسائیوں نے خدا کا بیٹا تجویز کرنے میں بڑی بھاری غلطی کی ہے۔ جس سے قریب ہے کہ آسمان و زمین پھٹ پڑیں۔ خدا کے لئے بیٹا تجویز کرنا اسکی شان کے خلاف ہے۔

پھر آتا ہے:۔ قالوا اتخذ اللہ ولدا مالھم بہ من علم ولا لآبائھم کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔ کہ خدا کا بیٹا تجویز کرنے میں نہ ان کے پاس کوئی علمی دلیل ہے۔ نہ ان کے بڑوں کے پاس کوئی دلیل تھی۔ ان کا یہ عقیدہ بالکل جھوٹا ہے۔

یہ تو ان آیات میں سے چند ایک ہیں۔ جن میں مسیحیت کے بنیادی عقائد کو غلط اور جھوٹے قرار دیکر رد کیا گیا ہے اسکے مقابلہ میں اسلام کے متعلق آتا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ کہ آج ہمنے قرآن کریم کے ذریعے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے۔ پھر آتا ہے۔ ان الدین عند اللہ الاسلام۔ اسلام ہی خدا کے نزدیک سچا مذہب ہے۔

پس اگر ان عقائد کا انسان نور افشاں کے نزدیک پراٹسٹنٹ مسیحی ہوتا ہے تو پھر ہم بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم مسیحی ہیں۔ لیکن اگر یہ عقائد موجودہ مسیحیت کی جڑ کاٹنے والے ہیں۔ تو پھر کیا نور افشاں اپنی جڑ کو آپ ہی نہیں کاٹ رہا۔

نور افشاں کو افسوس ہے کہ مسلمانوں نے گرجوں میں نمازیں پڑھنی چھوڑ دیں۔ ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ عیسائی مہربانی فرماکر ہمارے لئے اپنے گرجاؤں کے دروازے کھول دیں۔ مگر امید نہیں۔ نور افشاں کی یہ تجویز کسی گرجا کا کوئی پادری ماننے کے لئے تیار ہو۔ باقی رہیں مسجدیں ہماری طرف سے وہ کھلی ہیں لیکن اگر حضرت عمرؓ صرف یہ کہنے سے کہ ادھر دیکھو! ہم تمہارے گرجوں میں اسلئے نہیں جاتے کہ ان میں مورتیں ہیں۔ عیسائی ہو گئے ہیں تو کیا عیسائی مسجدوں میں داخل ہونے سے مسلمان نہ بن جائینگے۔

اشاعت اسلام کی خبریں پادریوں کیطرف سے

پادری صاحبان عیسائیت کی اشاعت میں جن چالبازیوں اور ہوشیاریوں سے کام لیتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کو اصل حقیقت سے غافل رکھنے کے لئے یہ مشہور کردیتے ہیں کہ فلاں ملک میں اسقدر لوگ ہر سال مسلمان ہوجاتے ہیں۔ فلاں علاقہ میں اسلام بڑی سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ فلاں قوم اسلام کی طرف بہت مائل ہو رہی ہے۔ اگرچہ یادی النظر میں تامل معلوم ہو سکتا ہے کہ پادری صاحبان کے منہ سے اشاعت اسلام کی خبروں کا نکلنا کیا معنی رکھتا ہے۔ اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنا در ذات کام ہی اسلام کو مٹانا سمجھتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کو ترقی اسلام کی خوشخبری سنائیں۔ لیکن مسلمان جن کے متعلق پادری صاحبان کو یہ پورا تجربہ ہے کہ انہیں اسلام سے غافل رکھنے کے لئے اس قسم کی بناوٹی خبریں سنانے کی ضرورت ہے۔ ان خبروں کو سننے اور پڑھنے سے انہیں سماتے۔ اخبارات ان کی بنا پر مضمون لکھتے اور مولوی صاحبان اپنے وعظوں میں ذکر کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اس قسم کی خوش کن خبروں کے ہوتے ہوئے اسلام کو کون نقصان پہنچا سکتا ہے۔

حال ہی میں مسلمان اخبارات ایک امریکن پادری کا بیان جو ۳۰ سال جزیرہ نمائے ملایا میں عیسائیت کی اشاعت کا کام کرتا رہا ہے۔ بڑے فخر اور خوشی سے شائع کر رہے ہیں۔ اس نے عیسائی رسالہ مسلم ورلڈ میں لکھا ہے:۔

"جزیرہ نمائے ملایا میں سینکڑوں چینی آج تک مسلمان ہو چکے ہیں۔ ان میں ایک بھی ایسا چینی نہیں۔ جو پیدائشی مسلمان ہو۔ بلکہ سارے کے سارے نومسلم ہیں۔ اور قابل غور امر یہ ہے کہ نومسلم مرد چینیوں کا تناسب ۰ر۷ فیصدی ہے۔ بحالیکہ عیسائی مشنریوں کی جدوجہد اور اخراجات کثیر کے باوجود عیسائی چینی ۵ر۷ فیصدی ہیں۔ مختلف ریاستوں میں چینی نومسلموں اور چینی عیسائیوں کے تناسب آبادی ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کے مطابق حسب ذیل ہیں:۔

نام ریاست	نومسلم چینی	عیسائی چینی
پہانگ	۱ر۸ فی ہزار	۱ر۵ فی ہزار
جوہور	۲ر۲ ″	۱ر۱۰ ″
پرلس	۲ر۲ ″	—
کیڈہ	۲ر۵ ″	۸ر۵ فی ہزار
ملاکا	۵ر۷ ″	۱۲ر۵ ″
کیلانٹین	۳ر۶ فی ہزار	۴ر۱ فی ہزار
برونی	۳ر۶ ″	۹ر۳۷ ″
ترنگنو	۱ر۱۱ ″	۱ر۱ ″

یہ بیان شائع کرنے کے بعد اخبار مسلم راجپوت (۵ اپریل) لکھتا ہے:۔

"گویا تین ریاستوں میں اسلام نے بغیر کسی مشنری سوسائٹی کی موجودگی کے زیادہ کامیابی حاصل کی ہے۔ اور اگر ان علاقہ جات میں باقاعدہ تبلیغی کام کیا جائے تو یقین ہے کہ عیسائیت کی ترقی رک جائیگی"۔

جب مسلمانوں کو خود اعتراف ہے۔ کہ ملایا میں کوئی اسلام کا تبلیغی مشن نہیں ہے۔ اور نہ اسبارے میں کوئی کوشش کیجا رہی ہے۔ تو پھر کس طرح خیال کیا جا سکتا ہے کہ عیسائیت کے باقاعدہ اور زبردست مشنوں کے مقابلہ میں اسلام کی یونہی زیادہ اشاعت ہو رہی ہے۔ ہندوستان میں ہی دیکھ لو یہاں تو بیسیوں انجمنیں اور کمیٹیاں اشاعت اسلام کی غرض سے بنی ہوئی ہیں۔ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں مولوی اس ذریعہ سے اپنا پیٹ پال رہے ہیں پھر عیسائیت کے مقابلہ میں وہ کس قدر اسلام کی اشاعت کر رہے ہیں۔

ہمارے نزدیک مسلمانوں کو اس قسم کی خبروں کو اور خاصکر جو عیسائی مشنریوں کی طرف سے اشاعت پذیر ہوں۔ فوراً صحیح خیال کر کے یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ اسلام کی اشاعت کے لئے انہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ایسی باتوں پر خوشی کا اظہار کر کے عوام کو اشاعت اسلام سے غافل رکھنا چاہیئے بلکہ عملی طور پر اشاعت اسلام کے لئے کچھ کرنا چاہیئے۔

مولوی ظفر علیخان صاحب سے ایک سوال

چند دن ہوئے۔ اودھ ہندو کانفرنس میں پنڈت مالویہ نے بحیثیت پریذیڈنٹ تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس بھارت ورش میں سات کروڑ مسلمان ہیں۔ ان میں سے بہت کم مسلمان قبیلے عرب بغیرہ سے یعنی اسلامی ممالک سے یہاں آئے ہیں باقی تمام مسلمان ہندو بزرگوں کی سنتان ہیں۔ بھائیو! جو جاٹ راجپوت وغیرہ سے آپکے دھرم سے تبت ہو چکے ہیں اور ان کے اٹھانے کی کوشش کرو۔ جو آپ کے اندر واپس آنا چاہیں انہیں واپس لے لو۔ آپ ان کو گنگا مائی کا پوتر جل دیں۔ ان کا پرائشچت کرائیں جو آپ پرماتما کا نام آپ کے مندروں میں لینا چاہیں۔ انکو مت روکو"۔ (تیج ۳ اپریل)

اس بیان کو پڑھکر کیا مولوی ظفر علیخان صاحب بتائینگے کہ اگر ہندو صاحبان اپنے ان مذہبی احکام کی رو سے جو ہندو مذہب چھوڑ کر کسی دوسرے مذہب میں جانیوالے کے متعلق جناب مولوی ظفر علیخان صاحب نے بڑی تلاش اور تجسس کے بعد وید مقدس اور منوسمرتی سے نکالکر شائع کئے تھے۔ ان لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دیں جو دوبارہ ہندو مذہب قبول نہ کریں تو مولوی صاحب موصوف کو اسپر

افریقہ کے چند احمدیوں کا عظیم الشان کارنامہ

نیروبی۔ کینیا کالونی میں احمدیہ ہال

احباب کرام یہ خبر پڑھ چکے ہیں۔ کہ ہمارے افریقہ کے ان مخلص احمدی بھائیوں نے جو بسلسلہ ملازمت اس ملک میں سکونت رکھتے ہیں۔ ایک نہایت خوبصورت اور اعلیٰ درجہ کا ہال اغراض سلسلہ کے لئے ایک معقول رقم صرف کر کے خریدا ہے۔ ہمارے ان بھائیوں کے اخلاص اور جوش ایمانی کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے امسال کی احمدیہ کانفرنس کے موقعہ پر جن الفاظ میں کیا تھا۔ وہ ان احباب کو ضرور یاد ہوگا۔ جو کانفرنس میں شامل تھے۔ احمدی برادران افریقہ کا یہ کارنامہ نہایت ہی قابل تعریف ہے۔ اور اس صورت میں اسکی وقعت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ اتنی بڑی رقم ہال کے لئے جمع کرنے کے ساتھ ہی جب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک ایک لاکھ پہنچی۔ تو اس میں بھی بڑی فراخدلی سے حصہ لیا گیا۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ہمارے ان بھائیوں کے مال و اموال میں برکت دے۔ اور انہیں خدمت دین کی بیش از پیش توفیق بخشے؛

ذیل کے مضمون سے احباب اپنے افریقہ کے بھائیوں کی اولوالعزمی کا اندازہ لگا سکیں گے (ایڈیٹر)

"پچیس برس کا عرصہ گذر رہا ہے۔ جب نیروبی میں جو کینیا کالونی کا مرکز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص اور جاں نثار چند احباب رہتے تھے۔ جن میں نبی نوع کی ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ اور خلق اور پیار اور محبت کا زندہ نمونہ تھے۔ ان میں سے ڈاکٹر رحمت علی مرحوم ایک لیڈر کی حیثیت رکھتے تھے۔ جو دوست اور دشمن کے ساتھ محبت اور اخلاص سے پیش آتے تھے۔ مرحوم کے اخلاق حسنہ اور اعلےٰ نمونہ سے متاثر ہو کر اکثر لوگ بغیر ضد اور ہٹ دھرمی کے سلسلہ میں شامل ہو جاتے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب اس ملک میں احمدیت کا خوب چرچا تھا۔ اور سب احباب صاحب اقبال تھے۔ بڑے مخلصین میں سے چند نام حسب ذیل ہیں:-

ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم۔ بابو محمد افضل مرحوم سابق ایڈیٹر البدر۔ صوفی نبی بخش صاحب لاہور۔ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب ڈاکٹر محمد علی خانصاحب۔ بابو عبد الرحمٰن صاحب لاہوری۔ بابو غلام نبی صاحب اوورسیر۔ بابو فخر الدین صاحب کہیل کورمیانمیر۔ ڈاکٹر غلام محمد صاحب۔ بابو نور احمد صاحب۔ خواجہ احمد صاحب سرگودہا۔ ڈاکٹر عبد اللہ احمدی۔ میر برکت علی صاحب برادر ڈاکٹر رحمت علی مرحوم سیٹھ احمد دینا صاحب جہلمی۔ وغیرہ وغیرہ؛

مگر زمانہ بدلا۔ احباب انڈیا چلے گئے۔ کئی ہم سے جدا ہو کر مالک حقیقی سے جا ملے۔ اب اس ملک نے ترقی کی۔ جنگلات کی جگہ کھیتوں نے لے لی۔ پیداوار شروع ہوئی۔ زمینیں سروے کی گئیں۔ جو زمین کوئی مفت بھی نہ لیتا تھا۔ اب اس کا قطعہ ہے۔ ایسٹ افریقہ سے کالونی بنی۔ نیروبی نے نمایاں ترقی کی۔ یورپین بستی بنی۔ بازار بنے۔ ہر مذہب نے زر کثیر خرچ کر کے اپنے معبد بنائے۔ مختلف سوسائٹیوں نے اپنے اپنے مذاق کے بموجب فٹ بال، کرکٹ گراؤنڈ وغیرہ بنائے۔ آزاد خیال لوگوں نے جو دنیاوی وجاہت میں اپنا ہم پایہ کسی کو نہ سمجھتے تھے۔ اپنی راحت اور آرام کے واسطے ایک پتھر کی پختہ اور خوبصورت عمارت جو ہارمونی کلب کے نام سے موسوم ہے۔ گورنمنٹ روڈ پر جو بلحاظ جائے وقوع اعلیٰ تصور کی جاتی ہے۔ تقریباً ۱۹۰۰۰ روپیہ یعنی ۳۸۰۰ شلنگ خرچ کر کے بنائی؛

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کمزور اور ناتوان جماعت اپنی کم مائیگی اور بے بسی کا اظہار کرتی۔ اور پہلے زمانہ اور احباب کو بار بار یاد کرتی۔ کہ وہ وقت کیسا موزوں تھا جب احمدی احباب صاحب اقبال تھے۔ اور زمین کی کوئی قیمت نہ تھی۔ مگر اب ہمارے پاس نماز کیلئے بھی کوئی کمرہ کرایہ پر نہ تھا۔ گویا جمعہ باہر باغ میں پڑھتے۔

انہیں ایام میں اخویم اکبر علی خانصاحب کمنڈنی سے نیروبی تشریف لائے۔ اور مسجد کی کمی کو محسوس کر کے تحریک شروع کی۔ اور امداد کا وعدہ کیا۔ یہ تحریک کیا تھی۔ گویا خداوند کریم نے اپنے ارادہ کا اظہار اخویم اکبر علی خاں صاحب کی زبانی سے کرایا۔ اس کے بعد ہم نے مسجد کے واسطے جد و جہد شروع کی۔ اور دعاؤں سے اس مشکل کا حل چاہا؛

جس وقت ہم کو اطلاع ملی۔ کہ مذکورہ بالا ہارمونی کلب مقروض ہے۔ اور فروخت ہونے والا ہے۔ ہم نے فوراً میٹنگ بلائی۔ اپنی آمدنی کا اندازہ لگایا۔ موجودہ وقت کے بموجب بلڈنگ کی قیمت کا اندازہ لگایا۔ اور راقم الحروف۔ ڈاکٹر عبد اللہ اور مسٹر محمد حسین بٹ کو جماعت نے سودا کرنے کی اجازت دی۔ اور ۲۴ر فروری سنہ ۱۹۲۵ء کو محض خدا کے فضل و کرم سے ۲۷۵۰۰ شلنگ پر مذکورہ بالا کلب خرید کی گئی۔ اور بیعانہ ادا کر کے باقی رقم ۴ر مارچ کو دینے کا وعدہ کیا گیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ ڈاکٹر عبد اللہ احمدی نے اس سودا میں خاص مدد کی۔ خدا ان کا حامی و مددگار ہو؛

531

ابتدائی زمانہ میں مخلصین جماعت کا نیروبی میں موجود ہونا پھر مسجد بنانے کا خیال تک نہ آنا۔ حالانکہ زمین مفت مل سکتی تھی۔ صاف بتا رہا ہے۔ کہ عالم الغیب خدا کے ارادوں میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا زمانہ ہماری مسجد کے لئے مقدر ہو چکا تھا۔ جیسا کہ الہام الٰہی کے ماتحت جلد جلد بڑھنا اور اولوالعزم ہونا تھا۔ اور دنیا کے کونے کونے میں مسجدیں بنا کر الٰہی پیغام پہنچانا تھا۔ پس اس مسجد کو ہماری غریب جماعت نے نہیں بنایا۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں نے بنایا ہے۔ سو مبارک کے مستحق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہی ہیں۔ خداوند کریم آپ کی عمر لمبی کرے آمین ثم آمین؛

میں یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ جونہی بیعانہ ادا کیا گیا۔ جماعت نیروبی کی طرف سے ایک تار حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعا کے لئے روانہ کیا گیا پھر کیا تھا۔ جماعت نیروبی کے دلوں میں اس قدر جوش تھا۔ کہ بہت قلیل آمدنی والے احباب نے بھی اپنا اپنا انتظام کر کے فوراً ایک ایک ماہ کی آمدنی ادا کر دی۔ اور دو احباب ڈاکٹر عبد اللہ صاحب احمدی اور مسٹر محمد حسین صاحب بٹ بطور نمائندہ جماعت ممباسہ چندہ کیلئے روانہ کئے گئے۔ اخویم اکبر علی خاں نے جن کو اس تحریک کا فخر حاصل تھا خوب حصہ لیا۔ اللہ کریم ان کو اجر عظیم دے آمین۔ ڈاکٹر عبد اللہ احمدی نے خاص ہمت دکھائی اور زنجبار سے چندہ لانا اپنے ذمہ لیا۔ اور وہاں کے احباب نے انکی پوری مدد کی؛

بالآخر میں جماعت نیروبی کی طرف سے احباب ذیل کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے نہایت فراخدلی سے کام لیا۔ اور ہماری مدد کی۔

جماعت ممباسہ۔ بابو اکبر علی خانصاحب۔ بابو محمد عالم صاحب۔ ڈاکٹر محمد علی خانصاحب۔ بابو نور دین صاحب۔ سدا رنگ صاحب۔ خدا بخش صاحب۔ ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب؛

کمپالہ۔ ڈاکٹر فضل دین صاحب؛

زنجبار۔ بابو قمر الدین صاحب۔ ڈاکٹر عبد الغنی صاحب؛

ٹانگا۔ بابو محمد یوسف صاحب۔ بابو عبد الکریم صاحب:

جب ہم نے ہارمونی کلب کا قبضہ خداوند کریم کے فضل

سے میعاد مقررہ کے اندر حاصل کر لیا۔ تو بعض غیر احمدیوں سے یہ الفاظ سننے میں آئے۔ کہ جو کام ہزاروں لوگ نہیں کر سکتے۔ وہ چند احمدیوں نے کر لیا۔ پس یہ فضل خدا تھا جو ہم پر ہوا؛

چندہ مسجد کی فہرست حسب ذیل ہے:۔

جماعت نیروبی

نام		شلنگ
سیٹھ عثمان یعقوب صاحب	.	۲۰۰۰
عبدالحمید صاحب	.	۶۰۰
شیر محمد صاحب	.	۱۵۰
ڈاکٹر عبداللہ صاحب (احمدی)	.	۳۰۰
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبداللہ صاحب احمدی	.	۲۵۰
محمد امین صاحب	.	۳۰۰
علی محمد صاحب	.	۵۰
ڈاکٹر عمر الدین صاحب	.	۳۶۰
عبدالواحد صاحب	.	۱۶۵
عمر حیات صاحب	.	۴۰۰
ملک عبدالحمید صاحب	.	۲۴۰
محمد حسین صاحب بٹ	.	۲۰۰
اہلیہ صاحبہ محمد حسین صاحب بٹ	.	۱۰۰
اللہ دتا صاحب	.	۲۵
یحییٰ محمد صاحب	.	۱۴۰
ملک احمد حسین صاحب	.	۴۵۰
اہلیہ صاحبہ ملک احمد حسین صاحب	.	۲۰۰
سید معراج الدین صاحب	.	۲۷۰
ملک محمد حسین صاحب	.	۱۰۰۰
ڈاکٹر سلطان علی صاحب	.	۳۳۸
دوست محمد صاحب۔ عبدالرحمٰن صاحب، عبدالعزیز صاحب	.	۵۰۰
محمد بشیر خاں صاحب	.	۲۰۰

جماعت ممباسہ

نام		شلنگ
جماعت ممباسہ معرفت بابو اکبر علی خانصاحب	.	۱۰۵۴
بابو محمد عالم صاحب	۵۰	۵۰۰
ڈاکٹر محمد علی خاں صاحب	.	۵۰۰
بابو اکبر علی خانصاحب	.	۲۰۰۰
سردار رنگ صاحب	.	۲۰
بابو نور دین صاحب	.	۴۵۰
خدا بخش صاحب	.	۱۰۰
ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب	.	۴۵۰
بابو اکبر علی خانصاحب معرفت ڈاکٹر عبداللہ صاحب احمدی	.	۱۰۳

(یہ زائد وعدے سے عطا ہوا)

جماعت زنجبار

نام		شلنگ
بابو قمر الدین صاحب	.	۲۰۰
ڈاکٹر عبدالغنی صاحب	.	۲۰۰

جماعت ٹانگا

نام		شلنگ
بابو محمد یوسف صاحب	.	۴۰۰
بابو عبدالکریم صاحب	.	۵۰
کمپالہ۔ ڈاکٹر فضل الدین صاحب	.	۵۰۰

باقی روپیہ پہلے جمع تھا؛

میں یہ بیان کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی ایک لاکھ کی تحریک سے پہلے ہم بلڈنگ خرید چکے تھے۔ لیکن جب لاکھ کی تحریک سنائی گئی تو جماعت نے نہایت خوشی اور گرمجوشی سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا حکم سنتے ہی لبیک کہا۔ اور مندرجہ ذیل وعدے ہوئے۔ جو ادا ہونے شروع ہو گئے ہیں؛

نام		شلنگ
ملک احمد حسین صاحب	.	۴۵۰
ڈاکٹر عمر الدین صاحب	.	۳۶۰
ڈاکٹر عبداللہ صاحب احمدی	.	۵۰۰
عبدالعزیز صاحب	.	۱۴۰
سید معراج الدین صاحب	.	۲۷۰
شیر محمد صاحب	.	۲۵۰
محمد حسین صاحب بٹ	.	۲۵
محمد بشیر خاں صاحب	.	۲۰۰
دوست محمد صاحب	.	۱۵۰
عبدالحمید صاحب	.	۲۰۰
دین محمد صاحب	.	۱۴۰
عبدالواحد صاحب	.	۱۶۵
محمد امین صاحب	.	۲۷۰
عبدالرحمٰن صاحب	.	۱۵۰
سیٹھ عثمان یعقوب صاحب	.	۳۹۰
ملک محمد حسین صاحب	.	۱۰۰۰

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں مودبانہ درخواست ہے۔ کہ وہ سب احباب کے لئے دعا فرماویں تاکہ خداوند کریم ان کو اپنے فضلوں سے مالا مال کر دے۔ آمین؛

خاکسار عمر الدین احمدی پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ نیروبی۔ کینیا کالونی

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) ماہ اپریل

انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا اپریل کا پرچہ لنڈن سے شائع ہو گیا ہے۔ جس میں پیرس کی مسجد میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک بہت بڑے مجمع میں رونق افروز ہونے کا فوٹو دیا گیا ہے۔ مضامین بھی بہت دلچسپ اور پر از معلومات ہیں۔ لکھائی چھپائی نہایت خوبصورت ہے۔ احباب کو رسالہ کی خریداری کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اس بارے میں دفتر دعوۃ و تبلیغ قادیان کو لکھنا چاہیئے؛

کھلی چٹھی بنام مولوی ظفر علی خانصاحب

(بجنسہٖ)

مکرمی جناب مولانا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

قتل مرتد کے متعلق روزنامہ زمیندار میں آپکے لم از مضامین میری نظر سے گذر چکے ہیں۔ آپ نے جس شرح و بسط کے ساتھ اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے۔ اس سے میری معلومات میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ اس کے لئے میرا دلی شکریہ قبول کیجئے۔ اب میں جناب کی خدمت میں یہ التماس کرتا ہوں۔ کہ جس شرح و بسط کے ساتھ آپنے قتل مرتد کے مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے۔ اس شرح و بسط کے ساتھ آپ مفصلہ ذیل سوالات پر بھی روشنی ڈالیں؛

اوّل:۔ خداوند کریم نے اپنے کلام پاک میں کفر و اسلام یا ایمان و ارتداد کی کیا تعریف فرمائی ہے؛

دوئم:۔ وہ کون سے شعائر اللہ یا حدود اللہ ہیں۔ جن کو توڑنے سے کوئی شخص من کل الوجوہ دائرہ اسلام سے خارج بنا برین کافر و مرتد ہو جاتا ہے؛

سوئم:۔ آیا احمدیوں نے ان جملہ شعائر اللہ یا حدود اللہ کو جو کسی شخص کے مسلمان ہونے کی علامت ہو سکتے ہیں من کل الوجوہ خیرباد کہدیا ہے۔ یا ابھی تک ان میں ان شعائر اللہ یا حدود اللہ کی کوئی ایسی رمق باقی ہے۔ جس سے وہ مسلمان کہلائے جانیکا استحقاق رکھتے ہوں؛

چہارم:۔ اگر ان میں اسلام کی ایک بھی نشانی موجود ہو تو بھی موجودہ صورت میں جبکہ دنیا کی ہر ایک نظام حکومت میں جملہ ملکی مسائل کا حل کثرت رائے کی بنا پر کیا جا رہا ہو۔ کسی ملک میں مسلمانوں کے مقابلہ پر غیر مسلمانوں کی کثرت آراء کا غلبہ توڑ کر مسلمانوں کو کامیاب بنانے کے لئے احمدیوں کی آراء کا مسلمانوں یا غیر مسلمانوں میں سے کس کے حق میں شمار کیا جانا مسلمانوں کے لئے مفید یا مضر ہو سکتا ہے؟

مجھے امید ہے۔ کہ آپ مذکورہ بالا جملہ سوالات کا جواب زمیندار کے کالموں میں شائع فرما کر مجھے اور دیگر مسلمانوں کو مرہون منت فرمائیں گے۔ میں یہ استدعا اس لئے کرتا ہوں۔ کیونکہ میں نے اپنے رسالہ "حنیف" میں احمدیوں کو مومن و مسلم اور ان کے قتل کو قتل مرتد نہیں بلکہ قتل عمد مومن لکھا تھا۔ آپ کے مضامین کو پڑھ کر بعض احباب نے مجھ سے درخواست کی ہے۔ کہ میں احمدیوں کے متعلق اپنے مذکورہ بالا عقیدہ سے رجوع کروں۔ مجھے ایسا کرنے میں کوئی عذر نہیں ہوگا۔ بشرطیکہ مجھے میرے مذکورہ بالا سوالات کا تسلی بخش جواب مل جائے۔ میں نے اپنے اس عریضہ نیاز کی ایک ایک کاپی "ہمدرد" دہلی"۔ "تنظیم امرتسر"۔ "پیغام صلح لاہور"۔ اور "الفضل قادیان" کو بھی اشاعت کیلئے بھیجدی ہے۔

نیاز کیش:۔ غازی محمود دھرمپال) ایڈیٹر حنیف۔ لدھیانہ

کابل میں احمدیوں کی سنگساری پر

اہل مغرب کے احساسات

ریویو آف ریلیجنز کے تازہ پرچہ ماہ اپریل میں یورپ کے بعض معززین کے خطوط بنام مولوی عبدالرحیم صاحب ایم اے انچارج احمدیہ مشن لنڈن کے اقتباس چھپے ہیں۔ جن کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ دُنیا کے ہر گوشہ میں کابل کے اس خلاف انسانیت فعل کو کس نظر سے دیکھا گیا ہے:-

(۱)

لیفٹنٹ کرنل ایچ اے نیوئیل ڈی ایس او لکھتے ہیں:- "مولوی نعمت اللہ خان اور دو اور احمدیوں کی کابل میں ظالمانہ سنگساری کی اطلاع مجھے ملی۔ مجھے آپ کے ساتھ اس بیدردانہ سلوک میں پوری ہمدردی ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ جلد اسکے خلاف کارروائی کی جائیگی"

(۲)

سکرٹری سٹوڈنٹ کرسچن موومنٹ (انٹرنیشنل ڈیپارٹمنٹ) لکھتے ہیں:- "میں اسبات کے یقین دلانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ کہ ہم پورے طور پر ایسے واقعات سے جن کا ذکر آپ کے خط میں کیا گیا ہے۔ آپ کے رنج و افسوس میں شریک ہیں"

(۳)

جنرل سکرٹری پریسبیٹیرین چرچ لکھتے ہیں:- "میں یہ یقین دلانے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ کہ میری اور میرے تمام بھائیوں کی ہمدردی مذہبی آزادی کے ان اصول کے ساتھ وابستہ ہے جن کو کہ کابل میں ایسے افسوسناک طریق پر برباد کر دیا گیا ہے"

(۴)

مسٹر ڈبلیو ایچ اوون لکھتے ہیں:- "میں آپ کے جواب میں بغیر کسی تردد کے کہتا ہوں کہ اس معاملہ میں مجھے آپ کے ساتھ گہری ہمدردی اور پوری محبت ہے۔ کیونکہ میں ظلم اور مذہبی عقائد کے اختلاف کی وجہ سے عدم برداشت کے سخت مخالف ہوں"

(۵)

مس کے براڈمنگ لکھتی ہیں:- "آپ کے خط نے مجھے بہت ہی صدمہ پہنچایا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مجھے آپ کے ساتھیوں کی اس ثابت قدمی اور وفا شعاری سے جو انہوں نے ایسے خطرناک آزمائش کے وقت دکھائی بہت خوشی ہوئی۔ جیسا ان کا ایمان نہایت مضبوط تھا۔ ویسا ہی ان کو بدلہ بھی بہت بڑا ملیگا۔ اور اب ان کی ارواح مہربان اور رحیم خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں"

(۶)

ایک بشپ لکھتے ہیں:- "مجھے ان ظالمانہ واقعات قتل کو پڑھکر سخت افسوس ہوا۔ جن کے متعلق آپ نے مجھے اطلاع دی ہے۔ مجھے امید ہے کہ بعض ذرائع سے یہ بیرحمانہ وارداتِ قتل روک دی جائینگی۔

میرے لئے یہ ممکن نہ ہوگا کہ پروٹسٹ میٹنگ میں حصہ لے سکوں لیکن اس مطلب کی میٹنگ کے انعقاد پر مجھے آپ سے ہمدردی ہے"

(۷)

ایک مشہور شہر کے سکرٹری صاحب لکھتے ہیں:- "مسٹر ... ابھی گھر سے روانہ ہو رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے مجھ سے یہ کہنے کی خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ معاملہ جس کے متعلق آپ نے لکھا ہے۔ آپ کے بیان سے ایسا خطرناک ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت ہند کو ضرور اس میں دخل دینا چاہیئے۔ وہ خیال نہیں کرتے کہ برطانوی شہریوں کا ایک احتجاجی جلسہ اس کے لئے کافی اثر رکھیگا یا افغان حکومت کے ذمہ دار افسران کو متاثر کر سکیگا۔ ہاں گورنمنٹ کا کوئی نمائندہ جس کو انڈیا آفس اس کام کے لئے مقرر کرے۔ وہ ایسے خطرناک حالات کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ اس قسم کے قتلوں نے جو مذہب کے نام کئے جاتے ہیں۔ انسانیت کے چہرہ کو گذشتہ کئی صدیوں سے بالکل سیاہ کر رکھا ہے"

(۸)

ایک کرنیل لکھتے ہیں:- "مجھے احمدیوں کی ان تکالیف سے جو وہ کابل میں اٹھا رہے ہیں۔ سخت افسوس ہوا۔ یہ نہایت شرمناک کارروائی ہے"

(۹)

ایک نو مسلم انگریز نے برٹش مسلم سوسائیٹی لنڈن کو تحریک کی ہے کہ مندرجہ ذیل ریزولیوشن امیر افغانستان کی خدمت میں بھیجا جائے۔

"برٹش مسلم سوسائیٹی احمدی مسلمانوں کے کابل میں قتل کئے جانے پر گہرے تاسف کا اظہار کرتی اور امیر اور انکی گورنمنٹ سے اپیل کرتی ہے کہ وہ ہمارے متفقہ مذہب کے مفاد اور اسلام کی عزت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہمارے اپنے مسلمان بھائیوں کے ایک حصہ کے افراد کو قتل کرنا بند کر دے۔ اور مسلمانوں کے مذہب کی شہرت اور اثر کو دوسروں کے سامنے کم نہ کرے"

(۱۰)

ایک معزز لیڈی لکھتی ہے:- "مجھے سخت افسوس ہے کہ میں اتنی دیر تک آپ کے اس خط کا جواب نہیں دے سکی۔ جس میں افغانستان میں احمدیوں کے ظالمانہ قتل کے متعلق آپ نے اطلاع دی تھی۔ مجھے یہ جانکر سخت صدمہ ہوا کہ ایک تہذیب کے مدعی ملک میں ابھی تک ایسے جرائم کا ارتکاب ہو رہا ہے لیکن ایک مذہبی مصلح کی خاطر ایسی مبارک قربانی بیفائدہ نہیں ہو سکتی ہمیں امید کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ان ناسمجھ لوگوں کو کسی اچھے وقت میں اسبات کی توفیق دیگا کہ وہ اسبات کو سمجھیں کہ انہوں نے سخت غلطی کی ہے۔ اور وہ اپنی غلطیوں پر افسوس کریں"

(۱۱)

ایک کے سی آئی ای لکھتے ہیں:- "دیگر تمام انگریزوں کی طرح مجھے بھی کابل میں احمدیوں پر مظالم کا حال پڑھکر سخت صدمہ ہوا۔ افغانستان فی الواقعہ ابھی تک سب سے زیادہ وحشی ملک اور تہذیب میں سب سے پیچھے ہے۔ اگر ایسے موقعہ پر مہذب سلطنتیں اپنے اثر اور رسوخ سے کام لیں تو اس قسم کی بربریت کے اعادہ کی جرأت نہ کی جائے"

(۱۲)

مسٹر اسولڈ گرگین لکھتے ہیں:- "مجھے واقعی یہ معلوم ہو کر سخت صدمہ ہوا۔ کہ افغانستان میں موجودہ زمانہ میں بھی اسقدر مذہبی ناروا داری پائی جاتی ہے۔ ایسا ظلم جو حاکم افغانستان اور اسکے دوسرے افسران نے روا رکھا ہے۔ زندگی کے اصول کے مطابق انکی بدقسمتی کا پیش خیمہ ہے جو آئیندہ پیش آنیوالی ہے۔ جیسا کہ عبرانی بائیبل یہ بات بتاتی ہے کہ خدا سے تمسخر نہیں کیا جاتا۔ ایک انسان جو بوتا ہے۔ وہی کاٹتا ہے"

(۱۳)

ہیرو سپر چولسٹ سوسائٹی لکھتی ہے۔ "ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ پیارے جناب! انکوزیشن کے زمانہ کو گذرے ایک لمبا عرصہ ہو چکا ہے ہم سمجھتے تھے کہ اب دنیا میں کہیں بھی ایسے لوگ نہیں پائے جاتے جہاں بیگناہ لوگوں کو محض انکے قاتلوں کے خیالات سے تضاد کی وجہ سے نہایت ظالمانہ طریقہ سے مارا جاتا ہو۔ مگر افغانستان میں ممبران احمدیہ کو سنگسار کئے جانے کا حال سنکر ہم سمجھتے ہیں کہ دنیا میں ابھی اتنی تہذیب نہیں پھیلی۔ جتنا ہمارا خیال تھا۔

جماعت احمدیہ اسلام کے ان بہترین اصول کو پھیلانے میں کوشاں ہے۔ جنکی بنا پر پیروان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جنکی تعداد قریباً ۲۰ کروڑ ہے) سے کہا جاتا ہے کہ وہ عیسائیوں اور دوسرے مذاہب کے ساتھ زیادہ صلح کن اور برادرانہ رویہ روا رکھیں۔ ہندوستان کے اندر یہ جماعت بہت ترقی کر رہی ہے لیکن افغانستان میں اس جماعت کے لوگ سخت سزائیں بھگت رہے ہیں چنانچہ ان کے تین لیڈر جن میں سے ایک گذشتہ اگست میں اور دو سال رواں کے مہینہ فروری میں وہاں پر سنگسار کئے جا چکے ہیں۔ اور ۳۰ اور آدمی اس مقدمہ کے فیصلہ کا انتظار کر رہے ہیں جو ملاؤں کے کورٹ میں دائر ہے۔ اور اگر اسکے متعلق جلد کوئی پرجوش کارروائی نہ کیگئی تو ان بیچاروں کو بھی اسی قسمت کا سامنا کرنا ہوگا۔ حاضرین کی بہت بڑی تعداد کے جلسہ میں جو گرین ہل ہال ہیرو میں گذشتہ اتوار کی شام کو منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا۔

ہم تمام جو یہاں جمع ہوئے ہیں اس اصل کے استحکام پر زور دیتے ہیں کہ ضمیر کی آزادی انسان کا پیدائشی حق ہے۔ اور ہم افغان گورنمنٹ کے اس ناروا فعل پر جو دو اور احمدیوں کو محض اختلاف عقائد

کابل کے احمدی شہیدوں کا ذکر ان کے قاتلوں کی زبانی

کچھ عرصہ ہوا۔ کابل کے ایک اخبار "امان افغان" نے ان شہیدان ملت کے متعلق ایک مضمون شائع کیا تھا۔ جو اس وقت تک کابل میں اہل کابل کے جور و جفا اور ظلم و ستم کا نشانہ بن چکے تھے۔ اس مضمون کا جو فارسی میں تھا۔ اردو ترجمہ بعض اخبارات نے شائع کیا۔ مگر وہ مکمل نہ تھا۔ اور اس میں حسب منشا کانٹ چھانٹ کی گئی تھی۔ ہم نے کوشش کی۔ کہ اخبار مذکور کا اصل پرچہ دستیاب ہو جائے۔ تو مفصل مضمون شائع کریں۔ مگر وہ پرچہ نہ مل سکا۔ بالآخر اخبار "سیاست" (۱۲ اکتوبر ۱۹۲۴ء) سے وہ مضمون درج کیا جاتا ہے۔ جسے پڑھکر جہاں احمدی بہادروں کے ثبات اور استقلال کا اعتراف خود قاتلوں کے قلم و زبان سے ثابت ہو رہا ہے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات کا قتل محض اختلاف عقائد کی وجہ سے عمل میں لایا گیا۔ نہ کہ کسی سیاسی الزام کی وجہ سے۔ اور اب اس قسم کے عذرات دہلانے جو کہ ملا عبد الحلیم صاحب اور قاری نور علی صاحب کے قتل کے متعلق کابل کے ایک سرکاری اعلان میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ عذر گناہ بدتر از گناہ کے مصداق ہیں۔ (ایڈیٹر)

"کچھ کچھ یاد پڑتا ہے کہ اعلیحضرت ضیاء الملۃ والدین مرحوم کی سلطنت کے اخیر ایام میں جس کو کہ قریباً ۲۴ یا ۲۷ سال کا عرصہ گذرا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے مبلغین و متعلقین میں سے ایک شخص خوست میں نمودار ہوا تھا۔ اس نے لوگوں میں اپنے مذہب کی اشاعت شروع کی۔ علماء خوست اس امر کے طالب ہوئے کہ اس کا ہاتھ روک دیا جائے۔ حکومت نے اس قادیانی کو مرکز میں بھیجدیا۔ اسوقت کے بڑے بڑے علماء نے جو مدرسہ شاہی کے مدرس تھے اسکے ساتھ مباحثہ کیا۔ لیکن قادیانی ملا صاحب نے علماء کے بیانات اور دلائل کو تسلیم نہ کیا۔ اور آپ اپنے عقیدے سے باز نہ آئے۔ علماء نے اس کے عقائد کو عقائد اہلسنت والجماعت کے خلاف قرار دیتے ہوئے اس کو ملحد گردانا۔ اور اس کے قتل کا حکم دیا۔ چنانچہ اس کا قتل عمل میں لایا گیا۔

ہم کو صاحبزادہ عبد اللطیف کا واقعہ خوب یاد ہے۔ آپ مرزا صاحب کے دوسرے مقلد اور مبلغ تھے۔ جو افغانستان میں ظاہر ہوئے۔ راقم الحروف اس مباحثہ میں شریک تھا۔ جو علماء کا صاحبزادہ صاحب سے ہوا۔ صاحبزادہ صاحب بھی خوست کے مشہور ملاؤں میں سے تھے کابل میں آپ کے بہت سے شاگرد بھی تھے۔ صاحبزادہ صاحب قادیانی ہونے سے پیشتر (وہابی) یعنی غیر مقلد یا عامل بالحدیث تھے۔ اعلیحضرت شہید کے ابتدائی ایام سلطنت میں آپنے زیارت بیت اللہ الحرام کا قصد کیا۔ آپ ہندوستان میں وارد ہو کر قادیان میں حکیم نور الدین خلیفہ اول مرزا غلام احمد سے ملاقی ہوئے اور اس کے عقیدے پر لٹو ہو گئے۔ زیارت کا ارادہ فسخ کر دیا اور خوست میں واپس تشریف لے آئے۔ آپنے لوٹ آنے کی بابت جو خطوط اپنے شاگردوں کے نام تحریر کئے۔ ان میں لکھا کہ جب میں دارالامان قادیان پہنچا۔ تو جو فیض میں نے وہاں سے حاصل کئے۔ وہ ان برکات سے زیادہ نظر آتے جو بیت الحرام میں نصیب ہو سکتے تھے لہذا میں نے حج کا ارادہ فسخ کر دیا اسلئے میں واپس آگیا ہوں۔ جب حکومت کو اس کی اطلاع حاصل ہوئی اس نے صاحبزادہ صاحب کو بلوایا اور اس کو قید کر دیا اس کی اپنی خواہش کے مطابق مباحثہ کے لئے علماء طلب کئے گئے۔ اس وقت کتاب سراج الاحکام کی تیاری کے لئے ۵۰ کے قریب عالم مدرسہ شاہی میں موجود تھے بڑی مسجد میں مناظرہ کی مجلس قائم ہوئی علماء کی طرف سے مراد خان قاضی کابل آپ کے ساتھ مناظرہ کے لئے منتخب کیا گیا۔ صبح سے لیکر عصر تک بحث ہوتی رہی۔ صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ بخاری شریف کی سند سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہے۔ بخاری شریف آپ کے ہاتھ میں دیدی گئی۔ آپ بہت دیر تک اوراق اولتے پلٹتے رہے۔ لیکن آپ کو مطلوبہ حدیث نہ ملی۔ مختصر یوں سمجھئے کہ اس مجلس مباحثہ میں بہت سی باتیں ہوئیں۔ آخر کار خاتمہ کے وقت علماء نے متفق البیان ہو کر آپ سے درخواست کی۔ کہ آپ عقیدہ مرزائیہ سے تائب ہو جائیں۔ یہاں تک کہ بعض علماء نے اپنے سر ننگے کر کے بڑی گریہ و زاری سے آپ کو کہا کہ آپ اپنے عقیدے سے باز آجائیں۔ لیکن آپ باز نہ آئے۔ آخر کار کہا گیا کہ آپ کو مجلس سے لے جایا جائے۔ علماء نے محضر نامہ اور قتل نامہ تیار کیا۔ اور اسے بادشاہ کی خدمت میں ارسال کر دیا۔ دوسرے دن صاحبزادہ اور تمام علماء بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوئے۔ اور صاحبزادہ صاحب کا محضر قتل پڑھا گیا۔ اعلیحضرت نے خود اس کو یہ سمجھایا کہ وہ قادیانی مذہب سے تائب ہو جائے۔ لیکن آپ کا سمجھانا بھی کارگر نہ ہوا۔ لاچار ہو کر اس کی سنگساری کا حکم دیدیا گیا۔ چنانچہ اس کو علماء کی موجودگی میں سنگسار کر دیا گیا۔ اس واقعہ کے بعد لوگوں کو یہ معلوم ہو گیا کہ جو شخص قادیانی مذہب اختیار کریگا اسے مروا ڈالا جائیگا۔ بعض جاہلوں اور خوش عقیدہ لوگوں کے دلوں میں یہ عقیدہ سرایت کر چکا تھا۔ لیکن خوف جان کی وجہ سے کسی کو اظہار کی جرأت نہ ہو سکی۔

غازی امیر امان اللہ خلد اللہ ملکہ کی سلطنت کے اوائل ایام میں قادیانی مذہب کا ایک تیسرا مبلغ ملا نعمت اللہ کابل میں وارد ہوا اول اول یہ شخص اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کرتا تھا۔ لیکن بعد ازاں بعض اشخاص کے ساتھ جو اس نے مباحثہ یا مکالمہ کیا۔ اس سے ہویدا ہوا کہ وہ قادیانی ہے۔ اور لوگوں میں قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ آخر کار یہ مسئلہ بہت مشہور ہو گیا۔ بلدیہ کابل کے دفتر نے اس کو طلب کیا۔ اور اس کے اقرار کے بعد اس کو کماندار کے پاس بھیجدیا گیا۔ فوجی دفتر میں بھی اس نے اپنے عقیدے کا اقرار کیا۔ اور تسلیم کیا کہ وہ قادیانی عقائد کو صحیح تسلیم کرتا ہے۔ اور لوگوں میں انکی تبلیغ و اشاعت کرتا ہے۔ کوتوالی کے فوجی دفتر نے نعمت اللہ کو محاکم ثلثہ عدلیہ کے سپرد کر دیا۔ ابتدائی کارروائی اور اپیل وغیرہ ساتھ ارسال کر دی۔ تاکہ اس بارے میں شریعت کا جو حکم ہو اس پر عمل کیا جائے۔ محکمہ شرعیہ نے اس کے ملحد اور کافر ہونے کا حکم دیا۔ اور فیصلہ کیا کہ وہ واجب القتل ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اس مرید کو اتوار کے دن شیرپور کی قتل گاہ میں لوگوں نے پتھر مار مار کر قتل کر دیا۔

ہم جانتے ہیں کہ جب قادیان اور ہندوستان کے دوسرے شہروں کے قادیانی اس واقعہ سے مطلع ہونگے۔ تو ان میں سے بعض کو اپنے عقیدے کے مطابق نعمت اللہ کے قتل کو خلاف اسلام قرار دینگے۔ اور بعض اس کو حریت اور مدنیت کے منافی خیال کرینگے۔ ممکن ہے کہ اس کو شہید ثالث سمجھتے ہوئے اس کے نام پر کتابیں شائع کریں۔ اور اس کے قتل کو شہادت ثلثہ گردانتے ہوئے رسالے چھپوائیں۔ اور اپنے ایسے نقطوں سے افغانستان کو بدنام و متہم کرنے کی کوشش کریں لیکن منصف مزاج دنیا جانتی ہے کہ ایک اسلامی سلطنت جس میں احکام اسلام جاری ہیں وہ شرعی احکام اور اپنے ملک کے قوانین کے اجراء کو نہ تو دیانت کی رو سے نظر انداز کر سکتی ہے اور نہ ہی سیاسی نقطہ نظر سے پس پشت ڈال سکتی ہے وہ اس بات کی اجازت نہیں دے سکتی کہ انکی سلطنت میں کسی نئے فتنے کا ظہور ہو سکے اور ایک قسم کی خانہ برانداز جمیعت تحریک کو ملک میں نشو و نما حاصل کرنے دے۔ ملا نعمت اللہ چونکہ افغانستان کی رعایا میں سے تھا۔ لہذا حکومت افغانستان کو حق حاصل تھا کہ اس پر اپنے قوانین کا اجراء کرے۔

واضح رہے کہ افغانستان ہزارہا سالوں سے ایک اسلامی سلطنت چلی آتی ہے اور باشندگان افغانستان عام طور پر عربستان شام اناطول۔ مصر۔ طرابلس ٹیونس مراکش اور دیگر ممالک اسلامیہ کے عام باشندوں کی طرح مسلمان ہیں افغانی ابتداء سے لیکر آج تک اسلامی عقیدے پر جازم ہیں۔ عقیدہ قادیانی ایک نیا اور سیاسی عقیدہ ہے۔ جو بعض اغیار و اجانب کی خدمت کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ اس کا تسلیم کرنیوالا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور جو یہ کہا جاتا ہے کہ چونکہ افغانستان ایک مستقل اور آزاد سلطنت ہے۔ لہذا چاہیئے کہ اسمیں مغربی ممالک کی طرح ہر نوع کی آزادی ہو یعنی وہاں رائے کی آزادی۔ عقائد کی آزادی۔ قول و فکر۔ انتخابات مطبوعات اور اجتماعات وغیرہ کی آزادی ہونی چاہیئے تو ان کا قول بظاہر تو درست معلوم ہوتا ہے لیکن وہ اس نکتہ کو بھولے ہوئے ہیں کہ ہر ملک میں متذکرۃ الصدر آزادیاں علی الاطلاق حیثیت میں نہیں ہیں بلکہ ہر آزادی ایک خاص حد تک محدود ہے اور انکی محدودیت ان کے تمدن وسعت ملک اختلاف اقوام و ادیان و عادات و اجبات زمانہ اور مصالح سلطنت وغیرہ کے مطابق ہے۔

جیساکہ قاضی عبدالرحیم نے اپنی کتاب "مسائل الحیات" میں توضیح کردی ہے۔ مذہبی آزادی کو اس وقت محدود کیا جاتا ہے۔ جس وقت یہ احتمال ہو۔ کہ اس سے بعض لوگوں کے عقیدے میں بھی فساد پیدا ہوگا۔ یا یہ کہ خود ہمو عقیدہ لوگوں کے لئے آشوب اور سلب آسودگی کا باعث ہوگا۔ جو لوگ کہ افغانستان کے باشندوں کے تدین اخلاق احساسات اور مصالح سلطنت کی نسبت پہلے سے علم رکھتے ہیں۔ اور قادیانی عقائد کو بھی جانتے ہیں۔ وہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ موخر الذکر کہ افغانیوں میں کس قدر فتنہ وفساد کا باعث ہو سکتے ہیں۔ اور ایسی تبلیغ کی کس طرح اجازت دی جا سکتی ہے۔ جس کا اثر لوگوں کی آسودگی کو آشوب سے تبدیل کر دینے والا ہو۔ علاوہ ازیں قادیانیوں کا یہ عقیدہ کہ جہاد بالسیف جہاد نہیں ہے۔ بلکہ جہاد کا مفہوم زبان سے اسلام کی تبلیغ کرنا ہے۔ یہ عقیدہ ایسا مضر ہے۔ کہ یہ تمام عالم اسلام کی سیاسی اور ملکی مصلحتوں پر بہت برا اثر ڈالنے والا ہے۔ کیونکہ یہ نکتہ ساری دنیا پر واضح ہے کہ یہ چند مٹھی بھر مسلمان جو آج تک اپنی زندگی کا تحفظ کر رہے ہیں۔ اور دین اسلام کو جس کا محض ظاہری ڈھانچ سا نظر آ رہا ہے۔ اگر جہاد نہ ہوتا۔ تو کبھی کا روئے زمین سے مٹ چکا ہوتا۔ اسلام کی حفاظت فقط جہاد کے ذریعہ ہوئی ہے۔ اور انشاء اللہ ہوتی رہے گی۔ بغیر مسئلہ جہاد کے اسلام اغیار کی دستبرد سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ لیکن جناب مرزا غلام احمد قادیانی چاہتا ہے۔ کہ ظاہری دینداری اور ظلی نبوت کے لباس میں دشمنان اسلام کی وہ خدمت کرے۔ جس کو وہ لاکھوں روپے کا سونا اور لاکھوں انسان اور کئی ہزار طریقے استعمال کر کے حاصل نہیں کر سکے ہیں۔ اور اس وقت تک اس میں کامیاب نہیں ہوئے ہیں۔ اور نہ ہی انشاء اللہ ہو سکیں گے۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ جس طرح احیائے اسلام کے لئے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ظاہر ہوئے تھے۔ اسی طرح دین کے مٹانے کے لئے بھی کسی "نبی" کی ضرورت حاجت تھی۔ سیاست دان سمجھ سکتے ہیں۔ کہ کن سازشوں کی تاثیر کے ماتحت اس مذہب کو ایجاد کیا گیا ہے۔ ان سازشوں کو قارئین محترم خود مرزا صاحب کی تصریحات سے قدرے معلوم کر سکتے ہیں۔

آریہ ودوانوں سے سوالات

ویدک دھرم میں عورت کی حیثیت

عدالتوں کے بڑے بڑے ججوں کے فیصلے کا ملاحظہ کرنا اگر کسی شخص کو درکار ہو۔ تو بلا لحاظ کسی ذات کے وہ شخص چند روپے خرچ کرنے پر اس فیصلے کی نقل حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ویدک دھرم کے بڑے بڑے ودوانوں پنڈتوں اور سنیاسیوں سے کسی دھارمک معاملہ کے متعلق کوئی پرشن پوچھو یعنی رائے مانگو۔ تو وہ عام لوگوں کے سوالات کا کوئی جواب دینا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ ان کو عموماً مغالطے اور بےخبری میں ہی رکھتے چلے جا رہے ہیں۔

دھارمک معاملات میں فیس کا لینا اور دینا اگرچہ درست معلوم نہیں ہوتا۔ مگر تاہم بطور متلاشی حق اور صداقت پانے کے خواہشمند ہونیکے اگر کچھ غیر موزوں نہ سمجھا جائے۔ تو اپنے سوالات کا جواب حاصل کرنے کے لئے یہ احقر مفلسی حالت کی غریبانہ فیس بھی بحساب دس روپیہ فی جواب ادا کرنے کو تیار ہے۔ اور ذیل کے صرف دس سوالات ہیں۔ ان کے جوابات کے عوض میں مبلغ ایک سو روپیہ جس آریہ فنڈ کے لئے مناسب خیال کیا جائے۔ پیشگی جمع کروانے کو تیار ہے۔

یہ ہمارے سوالات ایسے سوالات ہیں۔ جو دنیا کے اندر روزمرہ اور ہر ایک مرد اور عورت کے زیادہ کام میں آنے والے ہیں۔ بلکہ بہت سے ہندوستانی گھروں کے دکھوں کا علاج کر دینے والے ہیں۔ آسمان تک کی خیالی باتوں اور خالی و قیاسی امورات پر بحث مباحثے کرنیکی نسبت دنیاوی زندگی میں زیادہ کام آنے والے ان سوالات کا حل کرنا سب سے اول ضروری ہے۔ اور وہ حل طلب ضروری سوالات یہ ہیں:

(۱) ویدک گرنتھوں کے اندر جب کبھی اور جہاں کہیں آریہ پرشوں نے اولاد کی خواہش کی تو انہوں نے لڑکوں کی پیدائش کے لئے ہی بڑے بڑے یگیہ تیوہار اور پرارتھنائیں کیں۔ مگر کبھی کسی نے لڑکی کی پیدائش کے لئے خواہش نہیں کی۔ کیا ویدک دھرم کے اندر لڑکیوں کی ضرورت ہی نہیں۔ اور پھر کیا یہ ویدک دھرم کی طرف سے اس طرح لڑکیوں پر بے انصافی بھی نہیں ہے۔ شاید اسی قسم کی نفرت کے باعث ہو تو ابھی تک ہندوستان میں دختر کشی کی بدرسم جاری رہی۔

(۲) ویدک گرنتھوں کے اندر جس طرح لڑکوں کے حقوق تقسیم دولت کے متعلق مقرر کئے ہوئے ہیں۔ وہاں پر لڑکیوں کے حقوق کو کیوں درج نہیں کیا گیا۔

(۳) دان کا لفظ صرف بے جان اشیا یا گائے بھینس وغیرہ مویشیوں کی طرف ہی استعمال کرنا درست ہے۔ لیکن اپنے جیسی سوتنتر آتما رکھنے والی اور گرم یونی میں آئی ہوئی لڑکی کی طرف بواہ کے موقعہ پر سمبندھ کی بجائے کنیا دان کا لفظ استعمال کرنا کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ کیا ویدک دھرم میں لڑکیوں کو بھی بیجان مال یا دوسرے مویشیوں کے برابر ہی سمجھا جاتا ہے۔

(۴) ویدک اتہاس کے اندر اگر کہیں اور کسی شاہی خاندان میں کسی لڑکی نے اپنے باپ کی طرف سے یا کسی عورت نے اپنے خاوند کیطرف سے کبھی کوئی راج وراثت میں حاصل کیا ہو۔ تو اس کا پتہ دیا جاوے۔

(۵) ویدک دھرم میں جب بیٹا نہ ہونے کی صورت میں غیر گھر کا لڑکا متبنے کر لینے کی رسم موجود ہے۔ تو پھر اخلاق کے بگاڑنے والے مسئلہ نیوگ کے قائم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

(۶) علاوہ ازیں جب کسی ہندو گھر میں صرف لڑکیاں ہی موجود ہوں۔ وہاں پر متبنے کر لینے سے ایک بالکل غیر شخص کا لڑکا تو جائداد کا مالک بنا دیا جاتا ہے۔ اور اپنی نزدیکی سگی بیٹیاں اتفاقیہ رہے سہے حقوق سے بھی محروم کر دی جاتی ہیں۔ کیا یہ ویدک دھرم کی بے انصافی نہیں ہے۔

(۷) ویدک دھرم کی رو سے ہندو دیویاں لاکھوں اور کروڑوں عورتیں زندہ جل کر ستی ہو گئیں۔ اس قدر لمبے زمانہ میں کیا کبھی کہیں اردھ انگ کہلانے والا آریہ خاوند بھی ستی ہوا۔ اگر نہیں تو پھر یہ ویدک دھرم کا پکشپات نہیں تو اور کیا ہے۔

(۸) شری سوامی دیانند سرسوتی جی نے جہاں تمام دیگر مذاہب کی سخت نکتہ چینی کی۔ اور کئی بد رسومات کا کھنڈن بھی کیا۔ انہوں نے کیا کبھی ہندوستان کی سب سے بری اور خوفناک رسم دختر کشی اور ستی سسٹم کے برخلاف بھی کہیں کوئی تحریر لکھی۔ اگر ان کی بنائی ہوئی کسی پستک میں ایسی تحریر درج ہو۔ تو اس کا پتہ بتلا دیا جائے۔

علاوہ ازیں سوامی جی مہاراج نے اپنی ستیارتھ پرکاش کے چوتھے سملاس میں یہ درج کیا ہے۔ کہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد لڑکا ایسی لڑکی کے ساتھ بواہ کرے۔ کہ جس کی ہنس اور ہتھنی کے مثل چال ہو۔ سوکشم لوم کیش اور دانت یکساں ہوں۔ اور جس کے سب انگ کومل ہوں۔ اکیلے لڑکوں کے لئے اس قسم کی ایک طرفہ ہدایتیں۔ کیا یہ سیدھے سادے انگ رکھنے والی مگر شدھ پوتر بدھی مان۔ لڑکیوں کے اوپر بے انصافی نہیں ہے۔

(۹) اگر کسی بیوہ عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے کبھی کوئی جائداد ملتی بھی ہے۔ تو اس بیچاری کو اس کے بیع یا انتقال کا اختیار نہیں ہوتا۔ اس طرح پر ویدک دھرم کے اندر استریوں کی زندگی سخت بیکسی اور افسوس کی ہے۔ بچپن سے لے کر مرن پرینت وہ اپنا جیون بغیر کسی مقررہ حق حقوق کے ہی بسر کرتی ہیں۔ حالانکہ دیگر فرقوں میں والدین کے گھر میں لڑکیوں کے حقوق اور خاوند کے گھر میں عورت کے حقوق واضح طور پر تسلیم شدہ اور مقررہ ہیں۔ جب ویدک گرنتھوں کے اندر استری جاتی کے لئے کوئی حقوق نشچت طور پر مقرر ہی نہیں ہیں تو پھر خالی جمع خرچ کے طور پر اور بے سلسلہ ہی عورت کو کبھی اردھنگنی۔ کبھی گاڑی کا برابر کا پہیہ۔ کبھی گھر کی مالکہ اور کبھی لکشمی کہدینے سے کیا حاصل!

(۱۰) جب کوئی غیر جاتی کا شخص ویدک دھرم میں شامل ہوتا ہے۔ تو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اس کی شدھی کی گئی۔ کیا ویدک دھرم کی نگاہ میں دیگر فرقوں کے سب اصحاب (تاوقتیکہ وہ ویدک دھرم میں شامل نہ ہوں) اشدھ ہی سمجھے جاتے ہیں۔

لہذا اپنی طرف سے بے انصافیوں کی رو کو گھٹانے اور عدل و انصاف کا مادہ بڑھانے کے لئے یہ التماس پیش کر دی ہے۔ آگے حق کی بات کہنا معزز ناظرین کا خود اپنا فرض بھی ہے۔

خاکسار

(ماسٹر) بھگت رام اگروال چھاؤنی فیروز پور۔

اشتہارات

تریاق چشم (رجسٹرڈ)

کی

بارہا آزمائش کے بعد

پروفیسر ایم ایس سی کی تازہ ترین تصدیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پرنس آف ویلز کالج ۔ جموں ریاست ۔ ۲۵ فروری ۱۹۲۵ء

مکرم میرزا صاحب ۔ السلام علیکم ۔ آپ کا تیار کردہ سرمہ تریاق چشم میری بارہا آزمائش کے بعد نہایت ہی اکسیر ثابت ہوا ہے چنانچہ اسکی خوبی اور فوائد خود دیکھنے کے بعد میں یہ چند سطور رقم کرتا ہوں ۔ مجھے اور عزیز سلیم کو پچھلے دنوں آنکھوں کی تکلیف کی شکایت ہو گئی تھی ۔ اس کے استعمال سے ہمیں بے حد فوری فائدہ ہوا ۔ گویا کہ فی الحقیقت تریاق چشم ہے ۔ میں نے یہ سرمہ اپنے چند ایک احباب کو استعمال کے لئے تجویز کیا تھا ۔ وہ بھی اس کے بے حد مداح ہیں ۔ حال ہی میں میرے ایک کولیگ پروفیسر کے بچوں کو ککروں کی شدید شکایت تھی ۔ اور ہر قسم کے علاج اور معالجہ سے تنگ آئے ہوئے تھے ۔ میں نے یہ سرمہ چند ایک سلائی کے لئے ان کو دیا ۔ فی الواقعہ اس کے زود اثر ہونے کے باعث وہ بھی اس کے گرویدہ ہیں ۔ آپ کو اس کا موجد ہونے پر فخر ہونا چاہیئے ۔ اور چنانچہ ہدیہ مبارک قبول کریں ۔ والسلام

راقم شیخ اکرام اللہ ۔ ایم ۔ ایس سی (پنجاب) ایف ۔ سی ۔ ایس (لنڈن) پرنس آف ویلز کالج جموں

(نوٹ از اخبار وکیل امرتسر مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۲۵ء) سرمہ تریاق چشم ککروں کے لئے نہایت مجرب اور نفع مند دوائی ہے ۔ مرزا حاکم بیگ صاحب موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ گجرات پنجاب سے مل سکتا ہے ۔ قیمت عہ فی تولہ ۔ محصول ڈاک علاوہ ۔ سرمہ کی بلحاظ دواؤں کے لحاظ سے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے (مینجر وکیل امرتسر)

المشتہر

خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گوجرانوالہ گڑھی شاہدولہ صاحب ۔ پنجاب

اشتہارات

کیا آپ کو اپنی عزیز آنکھوں کی فکر ہے

اگر ہے ۔ تو کیا وجہ کہ آپ نے شہرہ آفاق موتی سرمہ رجسٹرڈ کو ابھی تک نہیں منگوایا ۔ جو کہ ضعف بصر ۔ خارش چشم ۔ جلن ۔ پپوٹوں کی سوزش ۔ گوہانجنی ۔ دھند ۔ پھولا ۔ جالا ۔ دھند ۔ پڑبال ۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ کے لئے اکسیر ہے ۔ بلکہ اس کا روزانہ استعمال نظر کو تیز کرتا ۔ عینک سے نجات دلاتا اور اچانک پیدا ہونے والی بیماریوں سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے ۔ قیمت صرف عہ فی تولہ ۔ محصول ڈاک علاوہ ۔ کثرت شہادتوں سے ایک تازہ شہادت ملاحظہ کیجئے ۔ ایک ملک صاحب کی شہادت ۔ جناب ملک محمد حنیف صاحب احمدی ۔۔۔ گڑھ لکھتے ہیں ۔ موتی سرمہ خاکسار نے اپنی آنکھوں کے مرض کے واسطے بہت مفید پایا ہے ۔ ۔۔۔ پانچ تولہ سرمہ ۔۔۔ فوراً بھیجدیں ۔

مینجر دواخانہ موتی سرمہ رجسٹرڈ نوریلا ۔۔۔ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

فوری توجہ کے قابل حضرت کا حکم

۱۳ جنوری کو بروز جمعہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے تمام جماعت کیواسطے اس سال کا جو پروگرام بتایا ہے ۔ وہ صرف تبلیغ ہے ۔ جو لوگ تبلیغ کرنے کی فرصت یا قابلیت نہیں رکھتے ۔ ان کیواسطے میں نے بالکل مفت اور بغیر وقت خرچ کئے تبلیغ کرنیکی یہ تجویز نکالی ہے ۔ کہ وہ ایک جلد محقق منگوائیں ۔ اور کسی غیر احمدی واقف کو پڑھنے کیواسطے دیدیں ۔ جب وہ مطالعہ کر چکے ۔ تو اس سے لیکر دوسرے کو دیدیں ۔ جب وہ مطالعہ کر چکے ۔ تو اس سے لیکر تیسرے کو دیدیں ۔ اس طرح کم از کم پانچ آدمیوں کو مطالعہ کرا کے پھر وہ کتاب بذریعہ وی پی میرے نام روانہ کر کے اپنی قیمت واپس منگوالیں ۔ محقق میں صداقت احمدیت پر ۱۳ دلائل صحیح ہیں جیبی تقطیع پانسو صفحہ قیمت عہ ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر ۔ مینجر محقق کوچہ پنڈت دہلی

جاروب معدہ

تیار کردہ حکیم انوار حسین صاحب زبدۃ الحکماء

قبض اور قبض سے پیدا شدہ امراض ۔ درد سر ۔ اپھارہ ۔ کھٹی ڈکار ۔ بخارہ ۔ اعضا شکنی وغیرہ وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے ۔ لطف یہ ہے کہ اگر رات کو استعمال فرماویں ۔ تو صبح ایک دو اجابت صاف ہونگی ۔ رات کے وقت نہیں ہو گی ۔ قیمت فی بکس جس میں ۱۵ پیکٹ ہیں ۔ صرف سات آنے

سرمہ زعفران

ککروں اور دھوں کے لئے نہایت عجیب چیز ہے ۔ دھوں کی تمام تکالیف دور ہو کر مرض سے کلی نجات ملتی ہے ۔ قیمت فی تولہ للعہ ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

مینجر دواخانہ دار الشفاء ۔۔۔ گوجرانوالہ

اندھیرے گھر کا چراغ حب اٹھرا

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہو گئی ہو (۵) جنکے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہو (۶) جن کے بچے کمزور و بدصورت پیدا ہوتے ہوں ۔ اور کمزور ہی رہتے ہوں ۔ ان کے لئے ان گودبھری گولیوں کا استعمال از حد ضروری ہے ۔ قیمت فی تولہ عہ ۔ تین تولے کے لئے محصول ڈاک معاف ۔ ۱۲ تولہ تک خاص رعایت

المشتہر

نظام جان عبد اللہ جان معین الصحت قادیان

بی اے پاس کرو یا بیل چکی خرید لو

آٹا فی گھنٹہ ۲ سیر ۔ دانہ فی گھنٹہ ۲ من تیار ہوتا ہے ۔ وزن تخمیناً ۸ من پختہ ہوگا ۔ نرخ فی من مع ۔۔۔ پچاس روپیہ پیمانہ پر مال روانہ کیا جاتا ہے ۔

میاں مولا بخش خاں اینڈ سنز بٹالہ پنجاب

بعدالت خان ذکاء الدین خانصاحب ۔ ایم ۔ اے ۔ ایم ۔ بی ۔ آئی جج بہادر عدالت مطالبہ خفیفہ امرتسر

فرم رام جی داس ہر سکھ رائے بذریعہ رام جی داس سکنہ امرتسر ۔ کٹڑہ جیرت سنگھ ۔ مدعی

بنام

فرم میلا رام دیوان چند بذریعہ میلا رام سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور ۔ مدعا علیہ

دعوے مبلغ ۹ - ۳ - ۲۱۹ روپیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے ۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکورہ بالا بتاریخ ۶ مئی ۱۹۲۵ء (دوپہر) کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی و جواب دہی مقدمہ ہذا کی نہ کرے گا ۔ تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی

آج بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت کے بتاریخ ۱۸ اپریل ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا

مہر عدالت دستخط حاکم

احمدیت یعنی حقیقی اسلام

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا

تازہ ترین پر معارف اور معرکۃ الآراء مضمون

جو خاص کانفرنس مذاہب لنڈن کے لئے لکھا گیا تھا۔ مگر تنگی وقت کے باعث وہاں اس کا خلاصہ ہی سنانا پڑا۔ یہ مضمون کیا ہے۔ گویا دریا کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ اسمیں صداقت اسلام پر ایسے نادر اور اچھوتے دلائل قلمبند کئے گئے ہیں۔ کہ جو صرف دیکھنے اور پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس میں ان تمام اسلامی مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ جن پر اہل یورپ اور نئی روشنی کے لوگ اکثر نکتہ چینی کیا کرتے ہیں۔ مثلاً وحی یا الہام۔ جہاد۔ تعدد ازدواج۔ غلامی۔ پردہ۔ حقوق نسواں۔ روح و حیات بعد الممات وغیرہ۔ اور بدلائل ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اسلام کا کوئی حکم اور کوئی عقیدہ ایسا نہیں۔ جو فلسفہ اور سائنس کے خلاف ہو۔ ہمیں امید ہے۔ کہ احباب اس نادر اور لاجواب کتاب کو منگوا کر نہ صرف خود پڑھیں گے۔ بلکہ اپنے حلقہ اثر میں بھی اس کی اشاعت کی تحریک کرینگے۔ قیمت اردو دو روپیہ (عہ) قیمت انگریزی تین روپیہ آٹھ آنہ (سہ)۔

امیر افغانستان کو تبلیغ احمدیت

دعوت الامیر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی تازہ ترین تصنیف ہے۔ جس میں صداقت احمدیت کے بہترین دلائل کو سادہ۔ موثر اور دل آویز پیرایہ میں تحریر فرمایا گیا ہے۔ حضور کا طرز استدلال کسی تعریف کا محتاج نہیں۔ امراء میں تبلیغ احمدیت کے لئے یہ احسن تحفہ ہے۔ احمدی مناظرین اور مبلغین کے لئے یہ نہایت ہی ضروری مجموعہ ہے۔ اور طرز تبلیغ کا بہترین راہنما ہے۔ شہیدان کابل کی یادگار میں اس کی اشاعت احمدی احباب کے ذمہ ہے۔ مظالم افغانستان کا یہ صحیح جواب ہے۔ اس حقیقت اور صداقت کی اس لئے اشاعت کی جاوے۔ کہ لوگ نور ہدایت کو حاصل کر کے ان مظالم سے نفرت کریں۔ جن کی نذر کابل کی بہترین ہستیاں ہو رہی ہیں اور ابھی تک ان کا سلسلہ ختم ہوتا نظر نہیں آتا۔ قیمت اردو عہ۔ فارسی ۱۲ر۔

ملنے کا پتہ

بک ڈپو تالیف اشاعت قادیان

ہدیہ عید

خاص کتب میں خاص رعایت صرف ۵ مئی ۱۹۲۵ء تک

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت	نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
فصل الخطاب	[illegible]	[illegible]	درثمین	عہر	۸ر
سیرت النبی	عہ ۸ر	۶ر	خلافت راشدہ	عہ ۸ر	۱۲ر
تحفہ نماز	۶ر	۴ر	سوانح امام بخاری	۲ر	۱ر
نور الدین	عہ ۷ر	عہر	قول الحق	۴ر	۲ر
تصدیق براہین احمدیہ	۱۱ر	عہ ۸ر	زندہ مذہب	۵ر	۳ر
ابطال الوہیت مسیح	۳ر	۲ر	پارہ اول مترجم	۴ر	۱ر
آئینہ سماع	۸ر	۵ر	کلید قرآن	عہ ۱۰ر	عہ ۸ر
آئینہ اسلام	۱۱ر	۷ر	درۂ ثمین حبیبی	۴ر	۳ر
برگزیدہ رسول	۵ر	۳ر	چشمہ صداقت	۶ر	۴ر
ریویو براہین احمدیہ	عہر	۱۰ر	ٹریکٹ تبلیغی فی سینکڑہ	عہ ۴ر	۱۲ر

یہ رعایت تاجروں کیلئے اور تین روپیہ سے کم کے خریدار کیلئے نہیں۔

کتاب گھر قادیان

اشتہارات کی اجرت

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تعداد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اجرت بہرحال پیشگی ہوگی۔ اور عدالتی اور ریلوے اشتہاروں کی اجرت الگ ہے۔ ارسال ضمیمہ بالمقطع ۵ روپیہ دو صفحہ کے لئے علاوہ زیادہ فی ورق ۸ر سینکڑہ زائد (مینجر الفضل)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے اگر کاغانی صاحب کا تیار کردہ منجن دانتوں پر نہیں ملا تو ضرور استعمال کریں۔ ان بیماریوں کے لئے مجرب ہے۔ دانتوں کا ہلنا۔ درد کرنا۔ مسوڑوں کا پھولنا۔ مسوڑوں سے خون اور پیپ کا نکلنا۔ پانی لگنا۔ منہ سے بو آنا۔ دانتوں کو گوشت خورہ کا لگنا تھوڑے سے دن لگانے سے انشاء اللہ آرام ہوگا۔ دانتوں کی جڑیں مضبوط ہو کر دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔ مسوڑے اور دانتوں کی بیماریوں کا ضامن۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر

دواخانہ رحمانی عبدالرحمن کاغانی قادیان پنجاب

اکسیر تسہیل ولادت

ہی ایک چیز ہے۔ کہ ایسے نازک وقت میں جب کہ کوئی عزیز سے عزیز بھی کام نہیں آسکتا۔ سچی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ولادت کی مشکل کی گھڑیاں نہایت آسان ہو جاتی ہیں۔ قیمت بالکل معمولی معہ محصولڈاک صرف دو روپے۔

مینجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

مرہم عیسیٰ

ہر قسم کے زخموں جراحتوں۔ چوٹوں۔ جلدی بیماریوں اور ہر قسم کے خبیث زہریلے پھوڑوں پھنسیوں۔ ناسوروں۔ ورموں۔ خنازیر۔ سرطان گھاؤ گنج خارش بواسیر وغیرہ کے لئے باذن اللہ لاثانی علاج ہے۔ قیمت فی ڈبیہ خورد ۱۲ر متوسط عہ۔ کلاں عاہر۔ علاوہ محصولڈاک۔ حکیم نذیر حسین مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ مبارک منزل نولکھا لاہور سے طلب کرو

ضرورت ہے

نو ایجاد مشین سیویاں کے ایسے خریداروں کی جو بعد استعمال مشین سیویاں سارٹیفکیٹ ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ قیمت سوراخ چھلنی ۱۱۰ پالش شدہ ۵ روپے

مینجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان پنجاب

رشتہ درکار ہے

دو لڑکیاں بعمر ۱۲ سال اور ۱۵ سال لکھی پڑھی ہیں۔ ان کے رشتہ کے لئے مبائع نوجوان اچھے روزگار والے ہوں خط وکتابت معرفت

بابو عبدالسمیع احمدی ملٹری واچ سرجنٹ جتوگ ضلع شملہ

ممالک غیر کی خبریں

—— برلن ۲۱ر اپریل - جرمن پارلیمنٹ میں سال مختتمہ ۳۱ر مارچ کے متعلق جو اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت کی کل آمدنی سات ارب مارک تھی حالانکہ اس سے دو ارب کم کا تخمینہ کیا گیا تھا۔ گویا پچھلے سال دو ارب مارک کی رقم بقایا رہی۔ انکم ٹیکس اور محاصل بحری کی مدوں میں بھی علی الترتیب نوے کروڑ اور پینتالیس کروڑ مارک کی بچت رہی ؛

—— لزبن ۲۱ر اپریل - ہفتہ کے دن پرتگالی فوج کی جن پلٹنوں نے بغاوت میں حصہ لیا۔ ان کو موقوف کر دینے کا فیصلہ کابینہ وزارت نے کر لیا ہے۔ کل ایک باغیانہ شورش میں چھ سو بارہ آدمی ہلاک اور بہتر مجروح ہو گئے۔ دیہات میں بالکل سکون طاری ہے ؛

—— صوفیہ ۲۰ر اپریل - بولشویکوں کا وہ لیڈر گرفتاری سے بچنے کے لئے پولیس کے ہاتھوں ہلاک کر دیا گیا جس کی تحریک سے گرجا میں بم چلایا گیا ؛

—— برلن ۱۹ر اپریل - عدالت اعلےٰ نے سابق ولی عہد جرمنی کے جرائم جنگ کی تحقیقات کا کام ختم کر دیا۔ عدالت کا فیصلہ ہے۔ کہ ولی عہد نے کبھی دیہات اور قصبات کو جلا دینے کے احکام صادر نہیں کئے۔ عدالت نے تمام الزامات دھو ڈالے ؛

—— قسطنطنیہ ۲۰ر اپریل - ۲۳ آدمیوں کو بغاوت کردستان میں حصہ لینے کا مجرم گردانا گیا۔ اور بمقام دیار بکر ان سب کو پھانسی دیدی گئی ؛

—— لنڈن ۲۲ر اپریل - قاہرہ کا پیغام مظہر ہے۔ کہ سرکاری وکیل نے سر لی اسٹیک کے قتل کی تفتیش وغیرہ کو ختم کر لیا ہے۔ نو ملزمین مجسٹریٹ کے روبرو پیش کئے جائینگے۔

—— لنڈن ۲۲ر اپریل - لفٹیننٹ جنرل سر جے ایلمر ہیلڈین لارڈ راولنسن کی جگہ جنرل ہو گئے

—— برلن ۲۲ر اپریل - ہر مارکس اور وان ہنڈنبرگ کی انتخابی تقاریر ۲۴ر اپریل کو بذریعہ لاسلکی تمام ملک میں مشتہر کی جاویں گی ؛

—— لنڈن ۲۲ر اپریل - خود مختار ریاست آئرلینڈ نے چونے پر محصول لینا بند کر دیا ہے ؛

—— لنڈن ۲۲ر اپریل - قاہرہ کا پیغام مظہر ہے۔ کہ نو اشخاص نے اعتراف کر لیا ہے۔ کہ وہ سر لی سٹیک کے قتل میں شریک تھے

اس پارٹی کا نام مجلس استقامی تھا۔ سعد پاشا زغلول اور مسٹر رمیزے میکڈانلڈ میں گفت و شنید ناکام رہنے پر یہ جماعت قائم ہوئی۔ اور اس نے فیصلہ کیا۔ کہ سیاسی قتل کئے جائیں۔ سر لی اسٹیک کو اسی سلسلہ میں قتل کیا گیا ؛

—— پیرس ۲۱ر اپریل - مقام ڈیجون کے متصل جبل فرانقہ کی چوٹی پر ایک روشنی کا گردش کن مینار تعمیر کیا گیا ہے۔ جس کی قوت ۱۱ ارب کی بتی کی ہے۔ یہ نہایت طاقتور مینار ہے اور اب پہلی مرتبہ روشن کیا گیا ہے۔ یہ خاص طور پر ان طیاروں کی رہنمائی کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ جو پیرس سے الجزائر تک آئیں جائیں گے۔ رات کے وقت جب مطلع صاف ہوگا۔ تو اس مینار کی روشنی ۵۰۰ میل کے دور میں نظر آئیگی مقامات بروسیلز۔ فرینکفرٹ اور میلان وغیرہ اس روشنی کے دائرہ میں داخل ہیں ؛

—— لنڈن ۲۱ر اپریل - یہ خبر مشتہر ہوئی تھی۔ کہ سر جارج لائڈ کا تقرر لارڈ ایلنبی کے عہدہ پر ہوگا (رائٹر) کو اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے اب تک یہ فیصلہ نہیں کیا۔ کہ لارڈ ایلنبی کا جانشین کس کو مقرر کیا جائے ؛

—— لنڈن ۲۱ اپریل - ہفتہ مختتمہ ۱۳ر اپریل کو بیکاروں کی مجموعی تعداد ۱۲۴۸۰۰ تھی۔ یہ تعداد پہلے سال کے مقابلہ میں ۱۲۵۹۱۳ سے زیادہ ہے ؛

—— لنڈن ۲۰ر اپریل - ڈیوک آف یارک ایمپائر نمائش کے پریذیڈنٹ ہیں۔ آپ نے پبلک سے اپیل کی ہے۔ کہ نمائش کو کامیاب بنانے میں ان کی مدد کریں ؛

—— قسطنطنیہ ۲۱ر اپریل - خاص محکمہ عدالت کے اختیارات کی چھ مہینے تک توسیع کر دی گئی ہے۔ گورنمنٹ کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ مشرقی ولایتوں میں ریفارم اسکیم کا اجراء کرے مشرقی اناطولیہ کے لئے ایک یا دو جنرل مقرر کرنے پر غور کیا جا رہا ہے ؛

ہندوستان کی خبریں

—— برٹش ایسٹ افریقہ میں بھی گوروکل وشو ودیالہ ہردوار کی ایک شاخ کھلنے والی ہے ؛

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ گلبرگہ کی دیول کی تعمیر کے متعلق حضور نظام دکن نے ۲۵ ہزار روپیہ کی رقم منظور فرمائی تھی۔ اس کو ہندو اصحاب کی کمیٹی نے صدر خزانہ گلبرگہ سے حاصل کر لیا ہے ؛

—— ایک مشہور و معروف طاقتی مسلمہ نے "مسلم ویڈو" الہ آباد

کی ادارت قبول فرمائی ہے۔ آپ حال ہی میں مصر میں تھیں جہاں آپ کی ممتاز شخصیت نے بحیثیت ایک اڈیٹر کے خاص شہرت حاصل کی ؛

—— بمبئی اور دہلی کے مابین ٹیلیفون کا جو سلسلہ ہے اس کے اوقات کار دوبارہ میں ۱۹ر اپریل سے روزانہ ۷ بجے صبح سے ۹ بجے شام تک توسیع کی گئی ہے ؛

—— ریاست جودھ پور کے منتظموں نے ایک نیا قانون جاری کیا ہے جس کی رو سے کوئی آدمی بھی ٹائپ رائٹر یا سائیکلوسٹائل مشین پولیس کی اجازت کے بغیر نہیں رکھ سکتا ؛

—— ایک آدمی کے جسم سے خون نکال کر دوسرے آدمی کے جسم میں جو بیمار ہو داخل کر کے اس کی جان بچانے کا تجربہ حال ہی میں ہفتہ بمبئی (کولابا) کے فوجی ہسپتال میں کیا گیا۔ مسٹر جورڈن بعارضہ نمونیا بیمار ہو گیا۔ اور اس کی حالت اسقدر خطرناک ہو گئی۔ کہ سوائے خون داخل کرنے کے اور کوئی چارہ نظر نہ آیا۔ پانچ گورے سپاہیوں نے اس قربانی کے لئے پیش کیا۔ ان کے خون کی آزمائش کی گئی۔ ان میں سے دو آدمیوں کا خون بیمار کے مطلوبہ علاج کے مطابق ثابت ہوا۔ ان میں سے کوئی بھی یہ نہ چاہتا تھا۔ کہ اس کے جسم سے خون نہ لیا جائے لہذا بذریعہ قرعہ اندازی اس امر کا فیصلہ کیا گیا۔ کہ کس کے جسم سے خون لیا جائے۔ توپ خانہ ۹ کے مسٹر مارٹن کے ہاتھ میں میدان رہا۔ مسٹر مارٹن کے جسم سے خون نکال کر مسٹر جورڈن کے جسم میں داخل کیا گیا۔ مسٹر مارٹن نے اس تکلیف کو چنداں محسوس نہیں کیا۔ اور ہسپتال میں آرام کر رہا ہے۔ مسٹر جورڈن کی حالت بھی بدو بہ اصلاح ہے۔ گو ابھی تک بیماری پورے طور پر نہیں گئی ؛

—— بمبئی ۲۲ر اپریل معلوم ہوا ہے۔ کہ بمبئی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے مسٹر باولہ کے قتل کے مقدمہ میں نہ صرف مسٹر سین گپتا کو بلکہ مسٹر حسن امام آف پٹنہ ہائی کورٹ کو بھی ملزمین کی طرف سے پیروی کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ جن کے لئے اجازت طلب کی گئی تھی ؛

—— انارکلی لاہور کے بم کے مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا۔ منگل ہرو اور گنڈا سنگھ کو پانچ پانچ سال کی قید بامشقت اور دو دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ ہری سنگھ اور میلارام بری کر دیئے گئے ؛

—— نظام گورنمنٹ نے پچھلے جنگ کے دنوں میں بہت بڑی فوجی امداد کے علاوہ دس لاکھ پونڈ ڈیڑھ کروڑ قرض برٹش گورنمنٹ کو فوجی مصارف کی مد میں دیا تھا۔ اب ولایت کے اخبار ٹائمز کا بیان ہے۔ کہ یہ روپیہ اعلیٰحضرت نظام دکن نے برٹش گورنمنٹ کو معاف کر دیا ہے۔ اور یہ روپیہ واپس نہیں لیا جائیگا ؛

(منشی عبدالرحمٰن صاحب کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مکان ۱۰۰ قادیان سے شائع کیا)